

میلاد النبی کے موقع پر سترہ دن اول سے آٹھ گھنٹہ امت کی آرا پر مشتمل ماحول پر

میلاد النبی

اکابرین امت

پروفیسر محمد مظفر عیسیٰ عالم جاوید صدیقی

ایم اے اردو ایم اے عربیہ ایم اے اسلامیات (پنجاب)
فاضل اسلامیات شعبہ عربیہ اسلامیات
مدرسہ شعبہ ادبیات اردو
لکھنؤ یونیورسٹی لاہور

مکتبہ انوار شمس چوک اردو بازار لاہور

میلاد النبیؐ کے موضوع پر قرون اولیٰ سے آج تک اکابرین امت کی
آراء پر مشتمل نادر مجموعہ

میلاد النبیؐ اور اکابرین امت

ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی

ایم۔ اے (اردو) ایم۔ اے (پیشین) ایم۔ اے (پنجاب)

فاضل الہدٰ شرقیہ پلی ایچ۔ ڈی

صدر شعبہ ادبیات اردو

گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

مکتبہ القریش، چوک اردو بازار لاہور۔ 2

فہرست مندرجات

صفحہ	ترتیب	صفحہ	ترتیب
17	امام علامہ دہلوی	5	حرف آغاز
17	امام صرصر غنوی	9	محدث ابن دوزی
17	عبد اللہ بن محمد المیر غنی	9	علامہ ابن تیمیہ
17	امام ظہیر الدین	9	حافظ شمس الدین ابن الجزری
18	شیخ نصیر الدین	10	حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی
18	امام ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل	11	امام الحافظ سخاوی
18	حسین بن ابراہیم مفتی ماکہ	11	امام ابن حجر مکی
18	محمد عمر بن ابی بکر مفتی شافعیہ	11	امام ابو شامہ
19	مفتی محمد بن یحییٰ حنبلیہ	12	علامہ جلال الدین سیوطی
19	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	12	امام احمد بن محمد القسطلانی
19	مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی	13	الحافظ ابو زرعہ العراقی
21	جمال الدین محمد بن چار اللہ	13	امام ابو عبد اللہ بن الحاج
21	شاہ احمد سعید مجددی دہلوی	14	علامہ یوسف بن اسماعیل ننبہانی
21	شیخ عبد الحق محدث الدہلوی	14	علامہ علی قادری
23	مولانا محمد تقی علی خان	14	امام عمر بن حسن محدث اندلسی
23	شاہ عبد الغنی دہلوی	15	محدث علامہ عثمان بن حسن دمیاطی
23	مولانا احمد جیلانی	15	علامہ علی بن برہان الدین حلبی
24	مولانا محمد صالح	15	محدث مولانا عبد اللہ سراج کئی
24	مولانا احمد بن محمد بن خلیل	15	امام سید جعفر برزنجی
24	مولانا باصر بن علی بن احمد	16	مولانا سید احمد زین دحلان کئی
24	مولانا احمد قنجا	16	مولانا نصیر الدین المعروف بابن البیاض
25	مولانا علی طحان	16	امام جلال الدین الکفانی

بجملہ حقوق محفوظ ہیں

تمام کتاب: میلاد النبیؐ اور اکابرین امت
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مظفر عالم جاوید صدیقی
ناشر: مکتبہ القرآن - چوک اردو بازار لاہور
مطبع: نیر اسد پرنٹرز لاہور
تعداد: 1100
اشاعت اول: 30 جولائی 1995ء بمطابق کیم ربیع الاول 1416ھ
قیمت: 50 روپے

مکتبہ القرآن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا**
ہوا خیر مما یجمعون (نورس ۵۸) ترجمہ: فرما دیجئے یہ اللہ کے فضل اور
 اسکی رحمت سے ہے اس پر خوشی منائیں وہ ان سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

اس کائنات ارضی میں جب زبردست کی بادشاہی اور زبردست کی برپائی کے
 دن تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں کی پرستش ہو رہی تھی جہالت کی تاریکی چاروں
 طرف پھیل چکی تھی رسومات قبیحہ کا اقبال و قلوب پر تسلط تھا اور ہدایت و صداقت تصد
 پانہ بن چکے تھے۔ ایسے کھن وقت میں اس وعدہ لاشریک نے نور مجسم نبی مکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیائے آپ و گل میں انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے
 بھیجا۔ جن کا نور اللہ کریم نے سب سے پہلے پیدا فرمایا تھا۔ آپ کی تشریف آوری
 سے انسانی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ آپ نے رنج و نسل کے تمام امتیازات
 ختم کر کے اتحاد و یگانگت اور اخوت و محبت کا ایسا مضبوط رشتہ قائم فرمایا جس سے آقا
 و غلام اور عربی و عجمی کا امتیاز جاتا رہا۔ انصاف اور معاشی مساوات کا حقیق سکھا کر
 تہذیب و معاشرت کی اصلاح کر کے ایسا بے مثال معاشرہ تشکیل دیا جس کی نظیر اس
 کہ ارضی میں نہیں ملتی۔ اس لحاظ سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کا دن بڑا
 اہم اور یادگار دن ہے اس دن کی قدر و منزلت ہر انسان شناس دل میں موجود ہے بلکہ
 جی تو یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل میں آپ کی محبت موجزن نہیں وہ اپنے دعویٰ
 ایمان میں بھٹا ہے ارشاد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے دعویٰ ایمان میں صادق نہیں ہے جب
 تک وہ میری محبت کو اپنے باپ، اپنے بیٹے اور دنیا کے سب لوگوں کی محبت پر ترجیح
 نہیں دیتا“ (بخاری ص ۷۷، نسائی مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت و عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر
 مسلمان آپ کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر بالخصوص اور سارا سال بالعموم
 قدرت و سرور کا اظہار کرے ارشاد خداوندی ہے:

صفحہ	ترتیب	صفحہ	ترتیب
61	خلیل احمد نوری	25	مولانا احمد رضا خان ہریلوی
61	مولانا محمد رشید نقشبندی	26	مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی
62	صوفی غلام سرور نقشبندی	26	علامہ شاہ ابوالحسن زید قادری
62	علامہ محمد فیض احمد ایسی		بڑا محافل میلاد اور مسلک مجدد
63	مفتی رشید احمد لدھیانوی	26	الف ثانی الشیخ احمد سرہندی
63	محمد شہزاد ملک مجددی		بڑا مولود شریف اور حاجی امداد اللہ
64	ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی	29	مہاجر کی کامسک
64	شیخ محمد معصوم کردی	31	محفل میلاد اور سرسید احمد خان
	میلاد و قیام میلاد کے مسائل پر	31	میلاد النبی اور علامہ اقبال
65	مشتمل معزوف کتابوں کی فہرست	36	مفتی محمد مظہر اللہ
71	حواشی	36	علامہ محمد صدیق حسن خان بھوپالی
		37	مولانا حسین احمد مدنی
		37	مولانا عبد السمیع بیدل رامپوری
		37	مولانا اشرف علی تھانوی
		38	مولانا عبدالحی کھوسوی
		39	مولانا ابو محمد عبدالحق دہلوی
		39	مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی
		39	مولانا رحمت اللہ کیرانوی
		40	الشیخ سید عمر الفرحان
		40	محمد بن علوی المالکی الحسینی
		41	مولانا حسن ثنی ندوی
		41	قاضی عبدالنبی کوکب
		42	مولانا محمد شفیع اذکاروی
		43	پیر محمد کرم شاہ الازہری
		58	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
		60	علامہ مفتی محمد خان قادری

اسے لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے فرما دیجئے! اس کے فضل اور اسکی رحمت سے اس پر چاہئے کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔ (پ ۱۰۷)

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عطا اور ہدایت و رحمت نبی کریمؐ کی آمد کی مرہون منت ہے اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ تبت متذکرہ بالا میں ان سب چیزوں پر فرحت و انبساط کا حکم مضمر ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جو ہر نعمت و دولت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی جس قدر بھی خوشی منائی جائے اور آپؐ کی رحمتوں اور برکتوں کا ذکر کیا جائے کم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

”میں محمد ہوں عبد اللہ کا بیٹا اور عبد المطلب کا پوتا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ایسے گروہ میں بنایا یعنی انسان بنایا انسانوں میں گروہ پیدا کئے۔ عرب اور عجم اور مجھے ایسے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے قریش میں بنایا پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا یعنی بنو ہاشم میں پس میں ذاتی طور پر سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں“ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود محفل میلاد منعقد فرما کر اپنا حسب نسب ارشاد فرمایا۔ آپؐ کے اجتماع میں آپ کی ولادت مقدسہ و مطہرہ کی برکات و ثمرات اور مدح و توصیف یقیناً ایک مستحسن و مبارک عمل ہے۔ یہ ذکر خیر آپؐ کے زمانے سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے۔ میلاد النبیؐ کے بیان اور تجاس میلاد کے انعقاد کے بارے میں مولوی محمد اعظم لکھتے ہیں:

”زمانہ صحابہ و خیر القرون میں ذکر میلاد النبیؐ اس انداز سے تھا کہ کوئی عالم جس اس کا جی چاہتا یا لوگ اس سے پوچھتے تو کسی مقام یا مجلس میں حسب مناسبت وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تولد فرماتا اور ان ایام کے عجائبات و ظہور غرائب و دیگر حالات و معجزات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ازاہد او تا انتہا بجملاً یا مفصلاً

بجانب مصلحت وقت کہہ سنانا اور سامعین بنوچہ خاطر سنا کرتے اور اپنا ایمان تازہ کرتے۔“ (۱)

محافل میلاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ اور اسکی برکات علیہ مبارک کی تلمیحات رضاعت و بچپن جوانی اور ازدواج و بخت و نبوت و معراج اور دیگر معجزات قصائل و شمائل و غزوات و وفات اور دیگر جملہ محالہ جلیلہ و محاسن جمیلیہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ محافل میلاد کا انعقاد دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عقیدت و محبت کے اظہار و خیر خواہی اور حصول ثواب نیز استدعا و شفاعت طلبی کے جذبہ سے آتش ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اس قسم کی محافل میلاد میں قیام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور والہانہ لگاؤ کی وجہ سے بڑے ذوق و شوق اور عقیدت و احترام سے کیا جاتا ہے۔ اس کی غایت اولیٰ تعظیم و تکریم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت حرف نہ ”یا“ کے ساتھ بسینہ خطاب و صلوة و سلام پڑھا جاتا ہے۔

ان اوراق میں میلاد اور قیام میلاد کے بارے میں اکابرین امت کی آراء کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے نیز ان اکابرین نے محافل میلاد النبیؐ کے انعقاد سے جو برکات و ثمرات روحانی و باطنی پائیگی اور فلاح داریں پائی ہیں اس نعمت کا بیان اور اظہار بھی مقصود ہے تاکہ ہم ان اکابرین کے نقش قدم پر چل کر حب نبویؐ سے اپنے قلوب کو زندہ کر سکیں نبی کریمؐ روکف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی بن سکیں اور ملت کے سانچے میں داخل کر اجتماع مصطفویؐ سے منور ہو جائیں آمین بجاہ سید المرسلین رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم۔

۱۳۳۶ھ بی بی پتیلز کلونی نمبر ۱

فیصل آباد

خاکپائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مظفر عالم جاوید صدیقی

یکم جنوری ۱۹۹۵ء

محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء)

میلادِ محافل کے بارے میں محدث علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ: "اہل مکہ و مدینہ، مصر، لبنان، شام، اور تمام عالم اسلام شرق تا غرب ہمیشہ سے حضور اکرمؐ کی ولادت سعیدہ کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں ان میں سے بہت زیادہ اہتمام آپؐ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔" (۱)

علامہ ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء)

علامہ ابن تیمیہ محافل میلاد کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں: "بعض لوگ جو محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰؑ کا دن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اگر دوسری صورت ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔" (۲)

انہوں نے دوسرے مقام پر اسکی وضاحت و صراحت میں لکھا ہے کہ: "اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اس کے کرنے والے کے لئے اجر عظیم ہے۔ جس طرح میں نے پہلے بیان کیا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان مناکب میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہو سکتا۔" (۳)

امام القراء حافظ شمس الدین ابن الجزری (م ۷۵۷ھ / ۱۳۵۰ء)

میلاد النبیؐ پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنے کے سلسلہ میں حافظ شمس الدین ابن الجزری نے اپنی کتاب "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھا ہے: "کہ ابولہب کو موت کے بعد خواب میں کسی نے دیکھا اور اس سے پوچھا کہ

وام کیا بود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(شاہ احمد رضا خان بریلوی)

فما الظن الذي يبعده الذي طول عمره

ياحمد مسرور اومات موحدا

ایہا علیؑ! اس بدوہ مومنین کے بارے میں جو حضورؐ کی خوشیاں مناتا رہا اور توبہ و ایمان کی حالت میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ (۵)

امام الحافظ سخاویؒ (م ۹۰۴ھ)

میلاد کے بارے میں امام الحافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:

انہم اطراف و انکاف میں اہل اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مناسبت میں کوئی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ اسکی راتوں میں جی بھر کر حمد و ثناء اور نیکی اعمال میں اضافہ کرتے ہیں۔ خصوصاً آپؐ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے جس کے برکات نامہ ان پر ظاہر ہوتے آئے ہیں۔ (۶)

امام ابن حجر مکی بیہمیؒ (م ۹۰۹ھ)

میلاد اور انکاف کی محافل کو دیکھ کر یہ متعقد ہوتی ہیں اکثر خیر ہی پر مشتمل ہیں کیونکہ ان میں سعادت و ذرا الہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام عرض کیا جاتا ہے۔ (۷)

اس موضوع سے طبعی مناسبت کی بنا پر علامہ ابن حجر نے میلاد النبیؐ کی محافل پر انوار کے حوالے سے عربی میں میلاد بنو من "النعمة الكبرى على العالم بمولد سيد ولد آدم" لکھا ہے۔ اس میں صرف ایسی روایات پر اکتفا کیا ہے جنہیں متابعت اور شواہد سے تقویت حاصل ہے تاکہ میلاد کے شرکاء کو نبی کریمؐ کے فضائل و کمالات کی معرفت حاصل ہو۔ (۸)

امام ابوشامہؒ (شیخ امام بخاریؒ)

امام ابوشامہؒ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے زمانے کا نیا نگر بہترین اختراع حضرتؐ کے یوم

تجرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا "عذاب ہو رہا ہے مگر شب دو شنبہ (یعنی پیر کی رات) کو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور میں اپنی انگلی سے پانی چوس لیتا ہوں" یہ کہہ کر اس نے انگلی کی طرف اشارہ کیا کیونکہ میں نے اس انگلی کے اشارے سے اپنی لونڈی ثوبہؓ کو جب اس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری دی تھی، آزاد کر دیا تھا اور اس نے حضورؐ کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔ غور کیجئے کہ ابولہب جو کافر ہے اور جس کی مذمت قرآن مجید میں بھی آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ کی خوشی کرنے کی جزا دی گئی، تو اس مجلس اور موجد مسلمان کا کیا حال ہو گا؟ جو نبی کریمؐ کی امت سے ہے اور آپؐ کی ولادت کی خوشی کرتا ہے اور حضورؐ کی محبت سے سرشار ہو کر حتی المقدور خرچ بھی کرتا ہے۔ مجھے رب ذوالجلال کی قسم اسے اللہ کریمؐ کی طرف سے یہی جزا ملے گی کہ وہ اسے اپنے فضل و کرم سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔ (۹)

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقیؒ (م ۸۳۲ھ)

حافظ مولانا شمس الدین بن ناصر الدین دمشقیؒ نے اپنی کتاب "مورد الصاوی فی مولد الہادی" میں لکھا ہے: یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ابولہب ہر پیر کے دن عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ اس نے نبی کریمؐ کی ولادت کی خوشی میں ثوبہؓ کو آزاد کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ شعر کے ہیں:

اذا كان هذا كافرا جاء دمه

تبت يدا في الجحيم مخلدا

یہ کافر تھا جب کہ اس کی مذمت کتاب اللہ میں آئی ہے توٹ گئے اس کے دونوں ہاتھ اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

انى الله فى يوم الاثنين طالما

بخفف عنه للسورر باحمدا

حدیث میں آیا ہے کہ ہر پیر کے دن اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کہ اس

علامہ یوسف بن اسماعیل فیہانی

”ہمیشہ سے مسلمان ولادت پاک کے مہینہ میں محافل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتیں کرتے ہیں اور اس ماہ کی راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں۔ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیکیاں زیادہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔“

(۱۵)

نیز ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:
”اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے میلاد کی راتوں کو عید بنایا۔“ (۱۶)

ملا علی قاری

ہمیشہ سے اہل اسلام ہر سال (ربیع الاول کے مہینے میں) محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور نبی کریمؐ کی میلاد خوانی کرتے ہیں جس کی برکت سے ان پر فضل خداوندی کی بارش ہوتی ہے۔ (۱۷) تمام ممالک کے علماء و مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس میں شمولیت سے انکار نہیں کرتا ان کی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکت کا حصول ہوتا ہے۔ (۱۸)

امام عمر بن حسن محدث اندک

امام عمر بن حسن محدث اندکؒ نے ایک روایت لکھی ہے جو درج ذیل ہے:
”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ حضور علیہ السلام کے ہمراہ حضرت عامر انصاریؓ کے گھر گئے جبکہ وہ اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو حضور علیہ السلام کی ولادت کے حالات تعلیم کر رہے تھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے جیسا کام کرے گا، نجات پائے گا۔“ اس روایت سے ثابت ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کے تاریخی واقعات دہرانا کسی وقت بھی ہو، اجر عظیم کا موجب ہے اور یہی اس مجلس میلاد کا جزو اعظم ہے اور اسی وجہ سے

اس مجلس کو خیر و برکت کا سبب سمجھتے ہیں اور اسی باعث سے اس کو بہترین عبادت اور انوارِ انوار کا خطاب دیا جاتا ہے۔“ (۱۹)

محدث علامہ عثمان بن حسن دمیاظمی

میلاد میں وقت ذکر ولادت قیام کے بارے میں فرماتے ہیں:
”نبی کریمؐ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے کہ جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والوں کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہو گا کیونکہ یہ قیام تعظیم رسالت مآبؐ ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا۔ اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جہنم سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا۔“ (۲۰)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی

علامہ حلبیؒ نے لکھا ہے:
”بلاشبہ نبی کریمؐ کے اسم پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدینؑ کی سے پایا گیا ہے۔ جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین و تقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے زمانے کے مشائخ اسلام نے ان کی متابعت کی ہے۔“ (۲۱)
علامہ حلبیؒ نے انسان العیون میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنة ہے۔“ (۲۲)

محدث مولانا عبد اللہ سراج کلمی

”یہ قیام میلاد پورے پورے اماموں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اسے آخر و حکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہذا مستحب شہرا اور نبی کریمؐ کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے۔ اور سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔“ (۲۳)

امام سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز

امام سید جعفر برزنجیؒ اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں:

”بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحب روایت و روایت تھے اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔“ (۲۴)

مولانا سید احمد زین دحلان مکی

مولانا سید احمد زین دحلان میاں کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”میلاد کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہے۔ حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھانا پکانا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علمائے دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تسہیل کلام کی حاجت نہیں۔“ (۲۵)

امام نصیر الدین المعروف بابن الطباخ

میلاد نبوی کی خوشی کے بارے میں فرماتے ہیں:

”جب کوئی آدمی شب میلاد اجتماع صدقہ و خیرات اور خرچ کرے۔ اور ایسی روایت صحیحہ کے تذکرے کا انتظام ہو جو آخرت کی یاد کا سبب بنیں اور یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ہو۔ اس کے جواز میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے اور ایسا کرنے والا مستحق اجر و ثواب ہوتا ہے جب اس کا ارادہ ہی محبت اور خوشی ہو۔“ (۲۶)

امام جمال الدین الکتانی

میلاد نبوی کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم و مقدس اور محترم و مبارک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک اجتماع کرنے والے کے لئے ذریعہ نجات ہے جس

نے اسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کر لیا۔ لہذا ایسے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا اور سب توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔“ (۲۷)

امام علامہ مدالقہ

امام علامہ مدالقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔“ (۲۸)

امام صرصر حنبلی

امام صرصر حنبلی فرماتے ہیں:

قَبِيلُ الْمَدْحِ الْمَصْطَفَى الْخَطُّ بِالْمَدْحِ
عَلَى فَضْلِهِ مِنْ خُطِّ احْسَنِ مِنْ كُتُبِ
وَأَنْ يَنْصُرَ الْأَشْرَافَ عِنْدَ سَمَاعِهِ
فِيَامَا صَفُوفًا أَوْ جُثَايَا عَمَى لِرُكْبِ

”مدح مصطفیٰ ﷺ کے لئے یہ بھی تھوڑا سی ہے جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتھر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو شرف دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت من کر صف باندھ کر سرو قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔“ (۲۹)

عبداللہ بن محمد المیر غنی مفتی مکہ مکرمہ

سید الاولیاء و آلہ آخرین کی ولادت مبارک کے ذکر کے وقت قیام کو ہمت علماء نے پسند فرمایا ہے۔ (۳۰)

امام ظہیر الدین

امام ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ میاں کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”یہ حسن ہے بہت اہتمام کرنے والے کا مقصد صالحین کو جمع کرنا نبی امینؐ کی بارگاہ میں
ہر یہ صلوة پیش کرنا اور غریاء و مساکین کو کھانا کھانا ہونے کو نہ شرط کیساتھ اس حد تک ایسے
کام ہر وقت موجب ثواب ہیں۔“ (۳۱)

شیخ نصیر الدینؒ

شیخ نصیر الدین میلاد النبیؐ کی تقریبات اور میلاد کے انعقاد کے بارے میں فرماتے ہیں:-
”یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد پر ثواب ملے گا، نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا
ذکر کرنے کے لئے اور بارگاہ رسالتؐ میں ہر روز و سلام پیش کرنے کے لئے جمع کرنا
عبادت کے اجر و ثواب کی زیارتی کا سبب ہے۔“ (۳۲)

امام ابو محمد عبدالرحمن بن اسماعیلؒ

محافل میلاد کے بارے میں امام ابو محمد عبدالرحمن بن اسماعیل فرماتے ہیں:-
”ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
باسعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا، زہد و زینت اور مسرت کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس
میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفل میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس
نے تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ جمیع
الانبیاء و المرسلین۔“ (۳۳)

حسین ابن ابراہیمؒ مفتی مالکیہ مکہ

قیام میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:- ”ہاں ذکر ولادت کے وقت قیام بہت علماء نے
پسند کیا ہے اور یہ قیام حسن ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب
ہے۔“ (۳۴)

محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ

محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے:-

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے۔
یہ نیک روح اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم
و قیام لازم ہوا۔ جید علماء اسلام اور اکابر نے قیام کو پسند فرمایا ہے۔“ (۳۵)

مفتی محمد بن یحییٰ حنابلہؒ مکہ مشرفہ

محمد بن یحییٰ حنابلہؒ مکہ مشرفہ نے بھی ذکر ولادت کے وقت قیام کے استحباب و استحسان
کی تصریح فرمائی ہے۔ (۳۶)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے دن نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف میں حاضر ہوا۔ لوگ آپؐ پر درود پڑھتے اور آپؐ
کی ولادت کا ذکر کرتے تھے اور ان معجزات کا ذکر کرتے تھے جو آپؐ کی ولادت کے
وقت ظاہر ہوئے میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے
ان انوار میں تامل کیا تو معلوم ہوا کہ ان ملائکہ کے انوار ہیں۔ جو ایسی متبرک محافل
میں حاضر ہونے پر مقرر ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں
ملے ہوئے ہیں۔“ (۳۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ایک دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی حضرت شاہ
عبدالرحیم دہلویؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:-

”میرے والد ماجد نے مجھے بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں نبی کریمؐ کی ولادت کی
خوشی میں کھانا کچھ آتا تھا۔ ایک سال بھنے ہوئے پنوں کے سوا کچھ میسر نہ آیا تو وہی
لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہی بھنے
ہوئے پنے آپؐ کے سامنے پڑے ہیں اور آپؐ بہت ہی خوش اور مسرور ہیں۔“ (۳۸)

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ)

میلاد النبیؐ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:-

”جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولسب کافر تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لوطی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہے کہ وہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں سے خالی ہو۔“ (۳۹)

شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ مجلس میلاد میں سلام پڑھنے اور دعا کی مقبولیت کے بارے میں فرماتے ہیں:-

”اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے قابل سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں البتہ مجھے فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل اور لائق القات ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے ساتھ ’تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔“ (۴۰)

میلاد کی عظمت و برکات کے سلسلہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی ”ناہیت بالسنہ“ میں لکھتے ہیں:-

”لیلتہ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بخش نصیب نبی کریم کے ظہور مبارک سے شرفیاب ہوئی۔ لیلۃ القدر میں حضور کی امت پر فضل و احسان ہے اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان فرمایا کیونکہ حضور رحمۃ اللعالمین ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمام خلایق اہل السموات والارضین پر عام ہو گئیں۔“ (۴۱)

جمال الدین محمد بن جبار اللہ بن ظہیرؒ

مولد شریف کی زیارت اور میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:-

”ہر سال مکہ شریف میں ۱۲۔ ربیع الاول کی رات کو (اہل مکہ کا) یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ ’آئمہ فقہاء‘ فضلا اور اہل شرع ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کر تولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت ’امیر مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آ جاتے ہیں۔ مقام ابراہیمؑ پر اکٹھے ہو کر دوبارہ دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف نے وضاحت و صراحت میں مزید لکھا ہے کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مورخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔“ (۴۲)

شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م ۱۸۶۰ء)

میلاد و قیام کے سلسلہ میں شاہ احمد سعید مجددیؒ نے اپنے رسالہ ”اثبات المولد و القیام“ میں کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں اور میلاد کی فضیلت و برکات بھی بیان کی ہیں۔ محفل میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:-

”میلاد شریف کی محفل میں آپ کی بلند وارفیع اور کمال شان پر ولادت کرنے والی آیات ’صحیح احادیث ولادت باسعادت‘ معراج شریف، معجزات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے۔ محفل میلاد وراصل وعظ و نصیحت ہے۔“ (۴۳)

شیخ عبدالحق محدث الہ آبادیؒ

شیخ عبدالحق الدہلوی نے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر کی کئی ارشاد کے مطابق میلاد و قیام کے اثبات میں اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی بجائے احادیث نبویؐ، خلفائے راشدینؓ، تابعینؓ اور تبع تابعین کے حوالوں سے مزین کر کے "الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الا عظم" جیسی وسیع اور مستند کتاب لکھی ہے۔

اس میں انہوں نے لفظ میلاد کے اولین استعمال کے سلسلہ میں جامع ترمذی کے باب "ما جاء فی میلاد النبیؐ" کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریمؐ نے صحابہ کبارؓ میں سے کسی کی خواہش پر یا اپنی مرضی سے بھی اپنی ولادت باسعادت کا حال بیان کیا ہے اور آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا نسب شریف اور ولادت کا حال بیان فرمایا ہے۔ آپؐ نے اپنی ولادت مقدسہ کا حال دیگر انبیاء کی ولادت کے ذکر کے ساتھ ملا کر اور علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے۔ پھر نبی کریمؐ کے سامنے بھی صحابہ کبارؓ نے آپؐ کا حال پیدائش بیان فرمایا ہے۔ اور آپؐ سے اجازت لے کر آپؐ کے میلاد کی مدح کو شعروں میں بیان کیا ہے۔ اور آپؐ نے اجازت طلب کرتے وقت ان کے حق میں دعا فرمائی ہے۔ آپؐ نے خود بھی صحابہ کبارؓ کو مکارم بیان کرنے کے لئے فرمایا اور انہوں نے آپؐ کی مدح میں ذکر ولادت بھی فرمایا ہے۔ آپؐ کی مدح بغیر اجازت طلب کئے بھی شعروں میں بیان کی گئی ہے اور آپؐ نے انکو منع نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے سامنے آپؐ کی مدح میں شعر پڑھے اور آپؐ نے ان کو دعا دی۔ ان سب کے حوالے شیخ عبدالحق محدث الدہلوی نے احادیث سے دیئے ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت سعید بن زیدؓ اور دیگر اصحاب رسالت مابین ﷺ سے آپؐ کا میلاد بیان کرنا ثابت ہے۔ انکے علاوہ بے شمار دیگر صحابہ کبارؓ، صحابیاتؓ نے ذکر میلاد شریف کیا ہے۔ تابعین اور تبع تابعین نے بھی آپؐ کے میلاد کو صحیح روایات سے بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں قیام و میلاد کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور اکابرین کے کئی ایک فتوے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ (۳۳)

حضرت مولانا محمد تقی علی خانؒ

محل میلاد کے بارے میں مولانا محمد تقی علی خانؒ لکھتے ہیں:-

"لجزیہ کامل شاید و عادل ہے کہ بہت سے لوگ اکثر اوقات معاصی و فضولیات میں ضائع و برباد کرتے ہیں جبکہ مجلس میلاد میں حاضر ہو کر درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ محفل منعقد کرنا اور اس نیت سے لوگوں کو بلانا، غیر کی طرف دعوت اور شر سے روکنا ہے جس کی ترغیب اور تاکید کلام اللہ میں جانجا موزود ہے۔ ماہ ربیع اول میں تخصیص اس مجلس کے ساتھ اصل مولد میں دخل نہیں رکھتی نہ اہل مولد کو اس کا التزام بلکہ ہر مہینے میں مجالس ہوتی ہیں البتہ ماہ مبارک اس عمل متبرک سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے ذکر ولادت باسعادت اور اس پر سرور و فرحت مناسب تر ہے اور قیام مولد بغرض تعظیم و توقیر عمل میں لاتے ہیں۔ اور ہر تعظیم و توقیر حضورؐ بنص فرمان مستحب و مندوب ہے۔ ہر پچھ بھی جانتا ہے کہ یہ فعل تعظیمی ہے۔ اور بقصد تعظیم ہی کیا جاتا ہے اور اسی غرض سے حرمین شریفین و دیگر بلاد دار السلام میں رائج و معمول ہے اور علمائے اہل سنت و فضلاء ملت نے پسند و مقبول کیا ہے۔" (۳۵)

شاہ عبدالغنی دہلویؒ

شاہ عبدالغنی دہلوی (مولانا رشید احمد گنگوہی کے استاد ہیں) میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"اور یہ حق ہے کہ حضورؐ کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپؐ کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت مضمر ہے۔" (۳۶)

مولانا احمد جیلانیؒ

مولانا احمد جیلانیؒ رقمطراز ہیں:-

"خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔ ہاں ولادت و معجزات و علیہ شریفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا اور اس کے سننے کو حاضر ہونا اور دکان سنانا اور گلاب چھڑکانا اور اگر ساگانا اور دن مقرر کرنا اور ذکر ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور کھانا کھانا اور خرے ہانا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلا شک و شبہ مستحب ہے۔" (۳۷)

مولانا محمد صالحؒ

میلاد النبیؐ کی محافل کے سلسلہ میں مولانا محمد صالحؒ لکھتے ہیں:-

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس و تمام بلاد اسلام سے استعجاب و استحسان پر اجتماع و اتفاق کئے ہوئے ہے۔" (۳۸)

مولانا احمد بن محمد بن خلیلؒ

مولانا احمد بن محمد بن خلیلؒ میلاد اور قیام میلاد کے سلسلہ میں راقطراز ہیں:- "یہی حق ہے اور تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناسب پس حاکم شریعت مطہرہ پر لازم کہ منکر کو جہز کے اور سزا دے۔" (۳۹)

مولانا باصر بن علی بن احمد (جدہ)

مولانا باصر بن علی بن احمدؒ مجلس میلاد اور اس میں قیام و تعین یوم و زمین مکان و استعمال خوشبو و قرأت قرآن و اظہار سرور و اطعام کی نسبت فرماتے ہیں:-
جس مجلس میں یہ سب باتیں کی جائیں وہ بدعت حسہ مستحبہ ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر وہ جس کے دل میں غافق کی شاخوں سے ایک شاخ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت ہے اور یہ انکار اسے کیونکر روا ہو گا حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ہو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔" (۵۰)

مولانا احمد فتحؒ

مولانا احمد فتحؒ لکھتے ہیں:-

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و معجزات کا ذکر اور اس کے سننے کو حاضر ہونا سب ثابت سنت ہے مگر یہ بیت مجموعی جس میں قیام وغیرہ اشیاء مذکورہ ہوتی ہیں جیسا کہ حرمین شریفین اور تمام دیار عرب کا معمول ہے۔ یہ بدعت حسہ مستحبہ ہے اس کے کرنے والے کو ثواب اور منکر و مانع پر عذاب وارد ہوگا۔" (۵۱)

مولانا علی طحانؒ

مولانا علی طحانؒ لکھتے ہیں:-

"واقعات ولادت مقدسہ شریف پڑھنا اور اس میں قیام کرنا مستحب ہے اور منکر ہٹ دھرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر معلوم نہیں۔" (۵۲)

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ (م ۱۹۳۱ء)

میلاد اور قیام میلاد کے بارے میں مولانا احمد رضا خان بریلویؒ لکھتے ہیں:-

"مجلس میلاد مبارک و قیام کو جاری ہونے بھی صد ہا سال ہوئے۔ علی الخصوص حرمین طیبین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علی منورہا وبارک وسلم کہ مہدا و مرجع دین و ایمان ہے وہاں کے اکابر علماء و مفتیان مذاہب اربعہ مدت ہدایت سے اس فعل کے قائل و عامل و قائل و قائل ہیں۔ آئمہ معتدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب و مستحسن ٹھہرایا۔" (۵۳) نیز علماء نے وقت ذکر ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی تعظیم کے لئے قیام مستحسن سمجھا اور جو چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ٹھہری تو اس کا ادا کرنا اور بجالانا ہم پر واجب ہو گیا۔" (۵۴) ایک اور جگہ مولانا راقطراز ہیں:- مجلس میلاد و قیام وغیرہ بیت امور متعارف فیما کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی حاجت نہیں شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لئے دلیل ہے۔ دراصل ولادت مطہرہ رسالت مآبؐ تمام نعمتوں کی اصل ہے۔ اس لئے جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت

خواب میں دیکھا پس بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا پس یقیناً شیطان میری مثل نہیں بن سکا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مومن کا خواب نبوت کے چھالیس جز میں سے ایک جز ہوتا ہے۔" (۶۳) احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات اظہار من الشمس ہو جاتی ہے کہ خواب میں جس خوش بخت کو زیارت رسول مقبول ہوئی اس نے یقیناً رسول اکرمؐ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت یا مانند میں بن کر نہیں آ سکتا لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ جن اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی انہوں نے حضورؐ کو ہی دیکھا۔ طایفا اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت مجلس مولود خوانی سے مسرور ہوتے ہیں۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کا انداز فکر اگلے سلسلہ نقشبندیہ کی مخصوص تعلیمات کا نتیجہ ہے جو پابندی انہوں نے اپنے مریدوں کی حد تک عائد کی ہے ان کا اپنا ذاتی قیاس ہے کہ شیطان کے شر سے متشی محفوظ ہیں اور شیطان کے غلبہ سے بچے ہوئے ہیں برخلاف مبتدیوں اور متوسطوں کے۔" (۶۵) دراصل ان کے نزدیک اگر شریعت کی مخالفت کا راستہ ہال بھر بھی کھلا رہے تو خطرے کا مقام ہے مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہیئے۔" (۶۶) انہوں نے اپنے عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے احتمالی خطرات انداز اختیار فرمایا جو مریدین کی تربیت کے حوالے سے تھا۔" آپ جب مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اس وقت فتنہ دین الہی شب روز ترقی پر تھا۔ دین الہی میں پیشانی پر نقشہ لگایا جاتا۔ جینو پنے جاتے۔ مسجد اور مندر کا رتبہ ایک قرار دیا گیا۔ بادشاہ کو خدا کا اوتار کہا جانے لگا اور اس کے لئے سجدہ تعظیم روا رکھا گیا۔" (۶۷) مجدد علیہ الرحمۃ مولود خوانی کی مجالس کے حوالے سے ان میں غیر شرعی حرکات سے منع فرماتے ہیں وگرنہ وہ خود میلاد منانے کے سلسلہ میں اپنا معمول بیان کرتے ہیں۔" میلاد النبیؐ کے دن کو ہم نے حکم دیا کہ قسم قسم کے کھانے پک جائیں۔ جو نیاز نبوی کے لئے ہوں اور ایک مجلس شادی قائم کی جائے" پھر آگے لکھتے ہیں نہ۔" صرف قرآن کی تلاوت اور نعت شریف پڑھنے میں کیا ہرج ہے۔" (۶۸) ایک جگہ لکھتے ہیں اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع

ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے لڑا جائے اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں۔ اگر ایسے طریقے سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں قرآن مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں اور پھر کوشا امر مانع ہے۔" (۶۹) اس لحاظ سے انہوں نے محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا۔ دراصل انہوں نے اپنے مسلک اور عقیدے کے بارے میں جس غلو کے ساتھ زور دیا ہے وہ اس زمانے کے لئے ضروری تھا۔ مولوی محمد مظہر دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مجدد الف ثانیؒ نے مولود خوانی میں سماع و غنا سے منع فرمایا ہے وگرنہ ذکر ولادت ہر لحاظ سے مستحب ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کے والد نے مقامات سعیدہ میں اسکی پوری وضاحت کی ہے۔ (۷۰)

مولود شریف اور حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی کا مسلک

حاجی امداد اللہؒ (م ۱۳۱۷ ہجری الثانی ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء) فیصلہ ہفت مسئلہ میں مولود شریف، قیام میلاد اور مجالس میلاد میں حضور کی تشریف آوری کے بارے میں اپنے مسلک کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "اس میں تو کسی کو کلام الہی نہیں کہ حضرت خضر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر بذات خود دنیا و دین کی خیر و برکت کا باعث ہے۔ میلاد میں حضور کے ذکر کے احترام کو عبادت جانا بدعت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر قیام کو بذات خود عبادت نہیں سمجھتا عبادت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی تعظیم کو جانتا ہوں۔ اسی طرح کسی بھی مصلحت سے اس تعظیم کی اگر کوئی خاص شکل مقرر کر لیتا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ مثلاً کسی خاص مصلحت سے خاص طور پر ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا یا ذکر ولادت کسی وقت بھی ایک اچھا فعل سمجھتا ہے۔ لیکن اس مصلحت سے پابند رہنا آسان ہو جاتا ہے اور کسی مصلحت سے وہ ۱۳ رتبہ الاول مقرر کر لیتا ہے تو ان باتوں میں کوئی بھی برائی نہیں ہے۔ مخصوص روحانی اشغال اور مراقبات، مدرسوں اور خانقاہوں کا قیام بھی اس قسم

کی مصالحتوں کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مولود شریف کی خاص شکل کو اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کی سند سے بعض خاص برکات کا حامل سمجھتا ہے اور انہی معنوں میں قیام کو ضروری سمجھتا ہے کہ یہ خاص اثر قیام کے بغیر حاصل نہ ہو گا تو یہ بات بدعت نہیں ہو سکتی۔

رہا یہ عقیدہ کہ مجلس مولود میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھتا ہے۔ یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے اگر کوئی یہ شبہ کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے علم ہوا۔ آپؐ کی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے حضورؐ کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے جو صحیح روایات سے اور اہل کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (۷۱)

حاجی امداد اللہ شاکم امدادیہ میں فرماتے ہیں:-

”ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ ہاں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اجتماع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق متعبد بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات باریکات کا بعید نہیں۔“ (۷۲)

نیز اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

”اگر کسی امر میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہئے۔ نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے انکار کرنا غیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولود شریف اگر بوجہ نام آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی

عالیہ کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر سردار عالم و عالیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ (۷۳)

محفل میلاد اور سرسید احمد خان

سرسید احمد خان کی محفل میلاد شریف میں حاضری کے ایک مبینی شاہد کا بیان ہے:-

”میری اپنی ذاتی ایمانی شہادت یہ ہے کہ میں نے سرسید کو مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے۔ اس میں سرسید آکر بیٹھتے تھے اور آخر تک بیٹھے رہتے تھے۔ سلام کے موقع پر سب کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے ساتھ بلند آواز سے سلام پڑھتے تھے۔“ (۷۴)

میلاد النبیؐ اور علامہ اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ میلاد شریف کی محافل میں خود شرکت فرماتے تھے اور عوام کو ان بابرکت اجتماعات میں شمولیت کے لئے تلقین کرتے۔ لاہور میں میلاد شریف کا اجتماع ۱۹۱۱ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت پیر سید جماعت علی شاہؒ (دربار علی پور سید اس ضلع سیالکوٹ) نے کی۔ اس اجلاس میں علامہ اقبالؒ بطور مقرر شامل تھے۔ اس اجلاس کی تفصیل رسالہ تہذیب نسواں میں شائع ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں نماز ظہر کے بعد نماز عشاء تک علامے دین اور مشاہیر میلاد کے موضوع پر تقریریں کرتے رہے۔ اس اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا:-

”اس قسم کے اجتماعات قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی عجیبی قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات من کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے پر فخر اور گھمنڈ دل میں نہ پیدا کرے گی۔ تب تک ان کے سینوں میں الواعزوی اور بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہو سکتی۔“ (۷۵)

۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبالؒ نے علماء کرام، مشاہیر قوم، خاتماہوں کے خواجہ نشین

صاحبان اور سیاسی لوگوں کے ساتھ مل کر میلاد شریف منانے کے لئے اخبارات میں درج ذیل اپیل شائع کی۔

”اتحاد اسلام کی تقویت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و اجلال حضور کی سیرت پاک کی اشاعت اور ملک میں بنیاد مذاہب کا صحیح احترام قائم کرنے کے لئے ۱۳۔ ربیع الاول کو ہندوستان کے طول و عرض میں ایسے عظیم ترین تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے جو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت قدر کے شایان شان ہوں اور جنہیں دنیا محسوس کر سکے۔ اس دن ہر ایک آبادی میں علم اسلام بلند کیا جائے اور تمام فرزندان اسلام بلا استثناء اس علم کے نیچے جمع ہو کر خداوند کریم سے عہد کریں کہ وہ ہر قدم پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم تلاش کریں گے۔ ان ہی کی محبت میں زندہ رہیں گے اور ان ہی کی اطاعت میں جن دیں گے۔ انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل نے قوم کی اس متحدہ آواز پر لبیک کہتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ یوم ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامیہ کالج کے وسیع میدان میں ایک عظیم الشان جلسہ کر کے لاہور میں اسوۂ رسول روحی فداہ کی اشاعت کرے اور اس شان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و اجلال کا علم بلند کرے کہ ۱۳۔ ربیع الاول کے دن لاہور کا ایک ایک گوشہ ”ورفعنا لک ذکرک“ کی تصویر بن جائے۔ مسلمانان لاہور میں ہزارہا اختلافات موجود ہونگے لیکن حضور سید عالم کے عشق و احترام کے بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے اس واسطے ۱۳۔ ربیع الاول ایسی گرم جوشی اور عزم و ہمت کے ساتھ کام کریں کہ ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی کے نام لیوا ”مسلمون کرہل واحد“ کی تصویر بن جائیں۔“ (۷۶)

اس اپیل پر علامہ اقبالؒ کے علاوہ جن اکابرین ملت نے دستخط کئے، ان میں سے چند اہم نام درج ذیل ہیں:-

سید غلام بھیک نیرنگ انبالہ، مولانا غلام مرشد لاہور، مولانا شوکت علی، بمبئی، مولانا فضل الرحمن حسرت موہانی، پیر سید مر علی شاہ، گولڑہ شریف، مولانا قطب الدین

میدوالی لکھنؤ، دیوان سید محمد پاک چٹن شریف، مولانا قمر الدین سیال شریف، پیر سید افضل شاہ جلالپور شریف، مولانا قاضی آزاد، مولانا سید حبیب مدیر سیاست اور مولانا محمد شفیع داؤدی، بہار، وغیرہ ہیں۔ (۷۷)

جون ۱۹۳۱ء میں عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں علامہ اقبالؒ اور دیگر مسلم رہنمائے ملت اسلامیہ کی خدمت میں پھر اپیل کی:-

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کا آفتاب ساڑھے تیرہ سو سال گزرنے پر بھی نصف انوار پر ہے اور انشاء اللہ تا قیامت زوال پذیر نہ ہو گا۔ ہمارے سلف صالحین نے تبلیغ اسلام میں اپنا خون اور پیوند ایک کر دیا تھا اور ہر زمانہ کے ذرائع کو حد شریعت کے اندر رہ کر استعمال کیا تھا، آؤ ہم سب مل کر موجودہ زمانہ کو موثر اور مفید ذریعہ تبلیغ کو اختیار کریں اور اس فرض تبلیغ کو ادا کریں جو ہمارے ہادی اور تمام عالم کے محسن کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بلغوا عنی“ فرما کر ہم پر فرض کر دیا ہے۔

ہماری استدعا ہے کہ تمام ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت النبیؐ کی اشاعت کے لئے ایک ہی دن تبلیغی جلسے کئے جائیں ایسے جلسے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت قدر کے شایان شان ہوں اور جنہیں دنیا محسوس کر سکے، چونکہ ان جلسوں کو ۱۳ ربیع الاول سے طبعی مناسبت ہے کہ یہ تاریخ تمام مبلغین وحی کے سرور اور دنیا کے مبلغ اکبر کے پیدا ہونے اور فرائض تبلیغ ادا کر کے رحلت فرمانے کی تاریخ ہے اس واسطے یہ تبلیغی جلسے ۱۳ ربیع الاول کو کئے جائیں اور تمام شہروں میں انتظام کے لئے سیرت کیمپیاں بنادی جائیں۔ اس دن تمام فرزندان اسلام علم اسلام کے نیچے جمع ہو کر اقرار کریں کہ ہم ہر قدم پر اسوۂ رسولؐ کی پیروی کریں گے۔ اور ہماری نماز، قربانی، زندگی اور موت اللہ کے لئے وقف ہو گئی۔ (۷۸)

علامہ اقبالؒ نے محفل میلاد النبیؐ میں ایک دفعہ تقریر کی جسے اخبار ”زمیندار“ نے شائع کیا۔ آثار اقبال کے مرتب نے علامہ اقبالؒ کی اس تقریر کو زمیندار کے صفحات سے لے کر ”آثار اقبال“ میں شائع کیا ہے۔ وہ تقریر درج ذیل ہے:-

”زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ انسانوں کی طبائع ان کے افکار اور ان کے فطرت ہائے نگاہ بھی زمانے کے ساتھ ہی بدلتے رہتے ہیں۔ لہذا انسانوں کے منانے کے طریقے اور مراسم بھی ہمیشہ متغیر ہوتے رہتے ہیں اور ان سے استفادہ کے طریقے بھی بدلتے رہتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے مقدس دنوں کے مراسم پر غور کریں اور جو تبدیلیاں افکار کے تغیرات سے ہونی لازم ہیں ان کو مد نظر رکھیں۔

منجملہ ان مقدس ایام کے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ایک میلاد النبیؐ کا مبارک دن بھی ہے، میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو۔ وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لئے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسولؐ کو مد نظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں۔ پہلا طریق تو درود و سلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لا ینفک بن چکا ہے وہ ہر وقت درود پڑھنے کے موقع نکالتے رہتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا ہے کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آواز بلند اللہم صلی علی سیدنا وبارک وسلم پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اثر پیدا کرے۔

پہلا طریق انفرادی اور دوسرا اجتماعی یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دو جہں صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو، آپؐ کے سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق و شوق ہم سب مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہم سب آج یہاں جمع ہوئے ہیں تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن ہر حال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ یاد رسولؐ اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مقدس سے ہویدا تھی۔ وہ

آج تمہارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

آری دید است باقی پوست است

دید آہست آہست دید دوست است

یہ جو ہر انسانی کا انتہائی مکمل ہے کہ اسے دوست کے سوا اور کسی چیز کی دید سے مطلب نہ رہے یہ طریقہ بہت مشکل ہے کتابوں کے پڑھنے یا میری تقریر سننے سے نہیں آئے گا۔ اس کے لئے کچھ مدت نیکیوں اور بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر روحانی انوار حاصل کرنا ضروری ہیں۔ اگر یہ میسر نہ ہوں تو پھر ہمارے لئے یہی نصیحت ہے جس پر آج عمل پیرا ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس طریق کار پر عمل کرنے کے لئے کیا کیا جائے؟ پچاس سال سے شور مچا ہے کہ مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنی چاہئے لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے، تعلیم سے زیادہ اس قوم کی تربیت بہت ضروری ہے اور ملی اعتبار سے یہ تربیت علماء کے ہاتھ میں ہے اسلام ایک خالص قلبی تحریک ہے صدر اسلام میں اسکول نہ تھے، کالج نہ تھے، یونیورسٹیاں نہ تھیں لیکن تعلیم و تربیت اس کی ہر چیز میں تھی۔ خطبہ جمعہ، خطبہ عید، حج، وعظ، غرض تعلیم و تربیت عوام کے بے شمار مواقع اسلام نے بہم پہنچائے ہیں۔ لیکن افسوس کہ علماء کی تعلیم کا کوئی صحیح نظام قائم نہ رہا اور اگر کوئی رہا بھی تو اس کا طریق عمل ایسا رہا کہ دین کی حقیقی روح نکل گئی، جگڑے پیدا ہو گئے اور علماء کی درمیان جنہیں پیغمبر اسلام کی جانشینی کا حق ادا کرنا تھا۔ سر پھٹول ہونے لگی۔ دنیا میں نبوت کا سب سے بڑا کام تکمیل اخلاق ہے چنانچہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ”میں نہایت اعلیٰ اخلاق کے اہتمام کے لئے بھیجا گیا ہوں“ اس لئے علماء کا فرض ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے اخلاق ہمارے سامنے پیش کریں تاکہ ہماری زندگی حضورؐ کے مہمہ حسنہ کی تقلید سے خوشگوار ہو جائے اور اتباع سنت زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں تک جاری و ساری ہو جائے۔ عوام کو فی الحال صرف اخلاق نبوی کی تعلیم دینی چاہئے۔ (۹۶)

علامہ اقبالؒ کے ایک دوست محمد جمیل نے انہیں اطلاع دی کہ جنوبی ہندوستان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی عقیدت و احترام سے منائی جا رہی ہے تو علامہ اقبالؒ نے انہیں جواباً تحریر فرمایا کہ:-

”مجھے اس اطلاع سے بے حد مسرت ہوئی کہ جنوبی ہندوستان میں ”یوم النبی“ کی تقریب کے لئے ایک دلولہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہماری سب سے بڑی اور کارگر قوت ہو سکتی ہے۔ مستقبل قریب میں جو حالات پیدا ہونے والے ہیں ان کے پیش نظر مسلمانان ہند کی تنظیم اشد لازمی ہے۔ (۸۰)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی جانب سے مشاہیر علمائے امت اور دیگر اکابرین کے ساتھ متذکرہ بالا ایڈولس، جلسوں کی تقریروں اور خطوط سے عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ان کے خیالات و افکار کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ (۸۱)

مفتی محمد مظہر اللہؒ

میلاد اور جشن میلاد کے بارے میں رقمطراز ہیں:-

”میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیل شرعی ہونی چاہئے۔ مابین کے پاس اسکی ممانعت کی کیا دلیل ہے۔ یہ کہنا کہ صحابہ کرامؓ نے کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکال مخالفت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔ (۸۲)

علامہ محمد صدیق حسن خان بھوپالیؒ

ذکر میلاد النبیؐ کے بارے میں لکھتے ہیں:-

”اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت آنحضرتؐ کا کریں پھر ماہ

ایک لادل کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات و اخبار و آثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہوں۔“ (۸۳)

مولانا حسین احمد مدنیؒ

”وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح اور بدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اذکار اولیائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ کو برا سمجھتے ہیں اور یہ جملہ حضرات (یعنی حضرات دیوبند) نفس ذکر ولادت شریف کو جبکہ روایات معتبرہ ہو مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔“ (۸۴)

علامہ عبدالسمیع رامپوریؒ

عبث کہتے ہیں کہ بدعت ہے قیام محفل مولد، طریق اہلسنت ہے قیام محفل مولد، بی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد، عجب تنقید خوب ہے قیام محفل مولد (۸۵) ہے اہل علم کی سنت یہ سنت و کچھ شامی میں اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد اٹھے جب صف بہ صف محفل کھڑا ہو تو بھی اسے بدعت ادب کی غاص صورت ہے قیام محفل مولد (۸۶)

مولانا اشرف علی تھانویؒ

مولانا اشرف علی تھانوی قل یفرض اللہ و برحمۃ فیہ لک فیہ فرحو ہو خیر مما یجمعون ○ پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

”ہذا اختلاف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور اس کا کامل ترین فضل ہیں اس لئے اس آیت مبارکہ سے بدلائل النص یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ یہاں رحمت اور فضل سے مراد حضورؐ ہیں۔ جن کی ولادت پر اللہ تعالیٰ خوشی منانے کا حکم دے رہے ہیں۔“

آکے چل کر اس پر دیگر قرآنی آیات سے استدلال کرنے کے بعد کہتے ہیں:-

”اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سہاق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنی عام لئے جائیں کہ قرآن مجید اس کا ایک فرد رہے تو زیادہ بہتر

ہے۔ وہ یہ کہ فضل و رحمت سے حضورؐ کا قدم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ حضورؐ کا وجود باوجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام نعمتوں رحمتوں اور فضل کا پس یہ تفسیر اربع التماسیر ہو جائے گی۔ پس اس تفسیر کی بنا پر حاصل آیت کا یہ ہو گا کہ ہمیں حق اللہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضورؐ کے وجود باوجود (وجود نوری ہو یا ولادت ظاہری) اس پر خوش ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ حضورؐ ہمارے لئے تمام نعمتوں کا واسطہ ہیں۔ دوسری تمام نعمتوں کے علاوہ افضل نعمت اور بڑی دولت ایمان ہے۔ جس کا حضورؐ سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام فضل و رحمت کی حضورؐ کی ذات بابرکت ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکت کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرحت ہو سکتی ہے۔ (۸۷)

ذکر میلاد النبیؐ کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں۔

”..... اس سے تابعین کا اشتیاق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سننے کا ثابت ہوا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے صحابہ اور تابعین کے عمل سے اس ذکر شریف (یعنی میلاد کے ذکر) کا مندوب و محبوب ہونا معلوم ہوا۔“ (۸۸)

مولانا عبدالحی لکھنویؒ

میلاد اور اس کے لئے کسی تاریخ کے تعیین کے سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”جو لوگ میلاد کی محفل کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں، خلاف شرع کہتے ہیں۔ اور جس بھی زمانے میں بطرز مندوب محفل میلاد کی جائے باعث ثواب ہے حرمین، بصرہ، شام، یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی رجب الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد اور کار خیر کرتے ہیں۔ قرأت اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں اور رجب الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں۔ اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہئے کہ رجب الاول میں میلاد شریف کیا جائے گا۔ تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔“ (۸۹)

مولانا ابو محمد عبدالحق دہلویؒ

”محفل میلاد خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں نہایت نیک کام اور باعث ترویج اسلام بین العوام ہے۔ اب جو لوگ اس محفل متبرک میں بعض بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں یہ ان کا قصور ہے اس الزام سے یہ کام برا نہیں ہو سکتا۔ مساجد و مدارس کی بنیاد بالثقافت امر مستحسن ہے اگر اس میں کوئی بدعات کا ارتکاب کرے تو کیا اس سے کوئی اس نفس فعل کو برا کہہ سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں میرے نزدیک جس فریق نے بدعت سینہ کے یہ معنی لئے کہ قرون ثلاثہ کے بعد جو بات پیدا ہوئی ہے وہ بدعات سینہ ہے اس نے بڑی غلطی کی۔“ (۹۰)

مفتی محمد عنایت احمد کاکورویؒ

میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہ رجب الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ امر موجب برکات عظیم ہے اور سبب ہے ازادیاں محبت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہویں رجب الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد نبوی میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں برمکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (۹۱)

مزید لکھتے ہیں کہ ”اس محفل میں ذکر وفات شریف نہ چاہئے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر جانکاء اس محفل میں ناایا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔“ (۹۲)

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ

”اعتقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے باجہ اور کثرت سے بیہودہ روشنی نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کیا جائے اور بعد میں اس کے طعامِ پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے تو اس میں کچھ ہرج نہیں۔ اور قیامِ وقت میلادِ چھ سو برس سے جمہورِ علماءِ صالحین نے منکملین اور صوفیہ صافیہ اور علماءِ محدثین نے جائز رکھا ہے۔ تعجب ہے کہ ان منکروں سے ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد ہو کر جمہورِ سلفِ صالحین کو منکملین، صوفیہ اور محدثین کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور ان کو ضال مضل بنایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ ان لوگوں کے استاد اور پیر بھی اس میں تھے مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی، ان کے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین اور ان کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کے نواسے حضرت مولانا محمد اسحاق دہلوی سب کے سب انہی ضال مضل میں داخل ہوئے جاتے ہیں یا اللہ ہمیں اور ان کو ہدایت کر اور سیدھے راستہ پر چلا۔“ (۹۳)

الشیخ سید عمر الفرغان (لیبیا)

الشیخ سید عمر الفرغان، پروفیسر الفلاح، یونیورسٹی لیبیا نے مدلل انداز میں میلادِ النبی کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔

”یہ ہمارا مقدس دینی اور ثقافتی ورثہ ہے۔ مخالفین کا نقطہ نظر ادباب یعنی دین میں دہشت گردی ہے۔ اس کے خلاف ان کے پاس کوئی جواز اور دلیل نہیں ہے۔ قیامِ میلادِ نعظیم و تکریم نبی کریمؐ ہے بلکہ بعض مقامات پر تو مولودِ شریف کی محفلِ ابتداء سے اتنا تک قیام کی حالت میں ہوتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی بیٹھ کر پڑھنا خلافِ ادب سمجھا جاتا ہے۔“ (۹۴)

محمد بن علوی المالکی الحسینی

محمد بن علوی المالکی الحسینی استاد مسجد الحرام مکہ نے جشنِ عیدِ میلاد کے انعقاد کے جواز پر اپنی تالیف ”حول الاحتفال بمولد النبوی الشریف“ میں اس موضوع پر مدلل، عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث کی ہے۔ میلاد کے بارے میں وہ لکھتے ہیں: ”نبی کریمؐ کے میلادِ پاک کی محفل منعقد کرنا تبلیغِ دین کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور میلاد

النبیؐ کے یہ اجتماعات دعوتِ الی اللہ کی جانب بہت بڑا اور عظیم وسیلہ و ذریعہ ہیں۔ علماء پر واجب ہے کہ اس محفل میں آپؐ کی ولادت باسعادت کے واقعات، ”معجزات“ حیرتِ طیبہ، اور آپؐ کے فضائل و شائستگی سے امت کو روشناس کرائیں۔ محفلِ میلادِ درود و سلام پر مائل کرتی ہے اور اس سے دینی و دنیوی نصرت نصیب ہوتی ہے۔ محفلِ میلاد کا انعقاد گویا نبی کریمؐ کے ذکرِ پاک کو زندہ کرنا ہے۔ اور یہ امر اسلام میں مشروع و محبوب ہے۔ میلاد میں قیامِ مستحسن ہے اس میں نبی کریمؐ کی تعظیم و تکریم ہے اور تمام اسلامی ممالک میں جاری و ساری ہے۔“ (۹۵)

مولانا حسن ثنی ندوی

مولانا حسن ثنی ندوی، میلاد کی افادیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”میلاد کے جلسوں کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کی ذاتِ گرامی کی محبت سے اور والہانہ شیفتگی سے مسلمانوں کے دل لہریز ہو جائیں۔ یہ خود حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ ”تم مومن ہو نہیں سکتے جب تک میں تم کو ہمارے ماں باپ سے“ اولاد سے اور ہر محبوب چیز سے محبوب نہ ہوں۔“ اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے قرآن مجید میں کہی ہے کہ نبی کا درجہ مومنین کے لئے اپنی جان سے بھی زیادہ ہے (احزاب: ۶) اور اس محبت کی پرورش مسلمانوں کی اپنا بقاء کے لئے ضروری ہے میلاد کی محفلوں میں اقامت پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے بڑی اہمیت کے ساتھ ہدایت کی ہے: ”اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی درود و سلام بھیجا کرو“ (احزاب: ۵۶)

اس لئے ہماری محفلین میلاد اور بیانِ سیرت میں محبت و شیفتگی اور گرویدگی کی ہر ادائے پسندیدہ ضروری ہے۔“ (۹۶)

قاضی عبدالنبی کوکب (م ۱۹۷۸ء)

قاضی عبدالنبی کوکبؒ نے پیغامِ میلاد کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”ولادتِ نبویؐ کی تقریب سعید ملت اسلامیہ کی حیاتِ اجتماعی کے مقصدی

اور بنیادی اقدار و رجحانات کا اظہار اور اعلان کرتی ہے نیز امت کو اس کے مخصوص قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اس کے مقاصد حیات یا دلاتی ہے۔ عید میلاد النبیؐ سے پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانان عالم بغیر اسلام کو آج بھی اپنی ہادی تسلیم کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اس عید و بیان کا بھی انہیں احترام ہے جو ہادی اسلام سے کیا گیا تھا لیکن اس عید و بیان کی حقیقت اور اس کے تقاضے مسلمانوں کی نگاہوں سے اوچھل ہو چکے ہیں اگر ذرا غور کیا جائے تو یہی تقریب سعید ہماری اس غفلت کو بھی دور کرتی ہے۔ اپنے ہادی کی یاد مناتے ہوئے یہ بات قدرتی ہے کہ ان کا عید و بیان بھی یاد آ جائے کیونکہ عید میلاد النبیؐ آپؐ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی حیثیت سے اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے کی حیثیت سے مناتے ہیں۔ اس یاد کی عظمتوں کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اس یاد کے ساتھ نبوت کے نصب العین کا تصور تازہ ہو جاتا ہے۔“ (۹۷)

مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ

میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں :-

”میلاد شریف سے فرزندان اسلام سرور عالم نور مجسم رحمۃ العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت تحفہ صلوات و سلام پیش کر کے سعادت و اربین حاصل کرتے ہیں۔ شمع رسالت کے پردائے سردار دو جہاں، باعث کون و مکان، حسن کائنات کی صورت و سیرت، فضائل و کمالات، خصائص جماد کے بیان اور حمد و نعت کے پر کیف نعیموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں۔ او سن کائنات کے احسانات اور خالق کائنات کے انعامات کا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔“ (۹۸)

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

پیر محمد کرم شاہ بھیرو (ضلع سرگودھا) کے معروف مذہبی و روحانی پیشوا ہیں ان کا لکھا ”ضیاء القرآن“ عہد حاضر کی ایک بڑی مثال و بڑے نظیر تفسیر ہے پیر صاحب رسول نے اس میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کی روش اپنائی ہے۔ ان کا سالانہ انداز سادگی و سلاست کے جوہر سے مزین ہے۔ یہی اوصاف ان کی سیرت کی سہول کتاب ”ضیاء النبیؐ“ میں بھی موجود ہیں۔ قاری محسوس کرتا ہے کہ ان کا غلط لکھ ہر معاملے میں واضح اور صاف ہے۔ ان کی تحریر ہر قسم کے شکوک و ابہام سے پاک ہے۔ انہوں نے ”ضیاء النبیؐ“ میں مولد مقدس، محفل میلاد النبیؐ اور محفل میلاد کے بارے میں بعض مدعیان علم و دانش کی غلط اندیشیاں کے عنوانات کے تحت مباحثہ کے بارے میں اپنی آراء کو مستند اور ثقہ حوالوں سے مزین کیا ہے۔ (۹۹) وہ لکھتے ہیں :-

مولد مقدس

ارش زمین کا وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم کے پائے ناز کو سب سے پہلے دے کر عرش پایہ بنا وہ پہلے حضرت عقیل بن ابی طالب اور انکی اولاد کی ملکیت میں رہا۔ پھر حجاج کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ دینار قیمت ادا کر کے اسے خرید لیا اور اس جگہ کو اپنے مکان کا حصہ بنا لیا۔ کیونکہ یہ مکان سفید چوڑے سے طویل کیا گیا تھا اور اس پر پلستر بھی سفید چوڑے کا تھا اس لئے اسے ”البیضاء“ کہا جاتا تھا۔ یہ عرصہ تک دار ابن یوسف کے طور پر مشہور رہا۔ ہارون الرشید کے عہد خلافت میں اس کی نیک بخت اور فیض رساں رفیقہ حیات زبیدہ خاتون فریضہ حج ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئی تو اس نے یہ مکان حاصل کر کے گرا دیا اور اس جگہ تعمیر کر دی۔ ابن وید کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کی والدہ خیردان جب حج کے لئے آئی تو اس نے ابن یوسف کے مکان سے وہ حصہ نکال لیا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد مبارک تھا اور وہاں مسجد تعمیر کر دی۔ عین ممکن ہے کہ پہلے وہاں

مہجد تعمیر کرنے کا شرف خیران نے حاصل کیا ہو۔ پھر زبیدہ خاتون مکہ مکرمہ آئی تو اس نے اس مہجد کو از سر نو نمایان شان طریقہ سے تعمیر کیا ہو۔ (۱۰۰)
علامہ ابوالقاسم السہیلی نے الروض اللائف میں صرف یہ قول لکھا ہے۔
ثمہ بنشہا زبیدہ مسجدا حسین حجت

یعنی جب زبیدہ خاتون حج کے لئے حاضر ہوئیں تو انہوں نے اس جگہ مہجد تعمیر کرا دی۔ (۱۰۱)
شیخ ابراہیم عربون لکھتے ہیں:-

”کہ مکہ مکرمہ میں حضورؐ کا مقام ولادت مشہور و معروف ہے مرور زمانہ سے اس پر کئی تبدیلیاں آئیں ہمارے زمانہ میں اسے دارالحدیث بنا دیا گیا۔ ۱۳۷۰ھ میں جب مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو میں نے وہاں دارالحدیث کی عمارت کی بنیادیں دیکھیں جو تعمیر ہو رہی تھیں۔“ (۱۰۲)

محفل میلاد مصطفیٰ

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات پر اس کا شکر ادا کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تم کو رزق و مال عطا فرمائے۔ (سورۃ النحل: ۱۳)

فکرمو مما رزقکم اللہ حللا طیباً واشکروا نعمتہ اللہ ان کنتم یاء
تعبدون ○

”نہیں کھاؤ اس سے جو رزق دیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور طیب ہے اور شکر کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔“ (سورۃ النحل: ۱۳)
دوسری جگہ ارشاد ہے۔

فابتغوا عند اللہ الرزق واعبدوه واشکروا لہ الیہ ترجعون ○
”پس طلب کیا کرو اللہ تعالیٰ سے رزق کو اور اس کی عبادت کیا کرو اور اس کا شکر ادا کیا کرو اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔“ (سورۃ العنکبوت: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے اس مظلوم کو بھی مختلف دل نشین اسالیب سے بیان فرمایا ہے کہ تم اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ان میں اور اضافہ کر دے گا اور تم نے ناشکری کی تو اس کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے۔
ارشاد خداوندی ہے۔

واللہ ان ربکم ان شکرتم لا یزیدکم ولن ینقصکم ان کنتم من الغافلون ○
”اور یاد کرو جب (تمہیں) مطلع فرمایا تمہارے رب نے (اس حقیقت سے) کہ اگر تم نے اسانات پر شکر ادا کرو گے تو میں مزید اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (پہن لو) کہ یقیناً میرا عذاب شدید ہے۔“ (سورۃ ابراہیم: ۷)

المختصر ہے شمار آیات ہیں جن میں انعامات الہی پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور کثیر التعداد آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بار بار جھنجھوڑ کر یہ پایا کہ اگر تم ان نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ان میں مزید اضافہ کر دیا جائے گا اور جو نگران نعمت کے مرتکب ہوں گے ان کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا اور عذاب الیم کی بھی میں جھونک دیا جائے گا۔

پانی، ہوا اور روشنی، کان، آنکھیں، اور دل، صحت، شباب اور خوشحالی یہ سب خداوند والہ الجلال کی نعمتیں ہیں اور ان پر شکر کرنا واجب ہے۔ جب ان فنا ہونے والی نعمتوں پر شکر ادا کرنا لازمی ہے تو خود بتائیے اس رحمت مجسم ہادی اعظم محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت پر شکر ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیا اس احسان سے کوئی اور احسان بڑا ہے اس نعمت سے کوئی اور نعمت عظیم ہے۔ جس ذات والا صفات نے بندے کا لونا ہوا رشتہ اپنے خالق حقیقی کے ساتھ استوار کر دیا جس نے انسانیت کے جنت خوابیدہ کو بیدار کر دیا جس نے اولاد آدم کے بگڑے ہوئے مقدر کو سنوار دیا جو کسی خاندان قبیحے قوم اور ملک اور زمانہ کے لئے رحمت بن کر نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی مخلوق کے لئے ابر رحمت بن کر برسا جس کی فیض مانی زمان و مکان کی قیود سے آشنا نہیں ہو ہر تشہ لب کو معرفت الہی کے آب زلال سے سیراب کرنے کے لئے تشریف لایا ہر گم کردہ راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے

کے لئے آیا۔ ہر کہ وہ کہ لئے جس نے کریم قرب الہی کے دروازے کھول دیئے کیا اس نعمت عظمیٰ اور ابدی احسان پر شکر ادا کرنا ہم پر فرض نہیں۔ کیا خداوند کریم کے اس لطف بے پایاں پر اس کا شکر ادا کر کے اس کے وعدہ کے مطابق ہم اس کی مزید نعمتوں کے مستحق قرار نہیں پائیں گے اور جو اس جلیل القدر انعام پر سپاس گزار نہ ہو گا۔ وہ غضب و عتاب الہی کی وعید کا ہدف نہیں بنے گا۔

سرور کائنات محمد مہجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد وہ عظیم المرتبت انعام ہے جس کو منعم حقیقی نے اپنی قدرت کی زبان سے خصوصی طور پر علیحدہ ذکر کیا ہے۔

لقد من اللہ علی المؤمنین إذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلو علیہم
آیۃہ و یزکیہم و یعممہم الکتب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلل
مبین

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں کتاب و حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔ (سورہ آل عمران: ۱۹۳)

اس انعام کی خصوصی شان یہ ہے کہ دیگر انعامات اپنوں اور بیگانوں خاص اور عام مومن اور کافر سب کے لئے ہیں۔ اور اس لطف و کرم سے صرف اہل ایمان کو سرفراز فرمایا۔ غلامان مصطفیٰ ہر زمانہ میں اپنے کریم کی اس نعمت کبریٰ کا شکر ادا کرتے آئے ہیں۔ زمانہ کے تقاضے کے اعتبار سے شکر کے انداز کو مختلف تھے لیکن جذبہ تشکر ہر عمل کا روح رواں رہا۔ اور جو خوش بخت اس نعمت کی قدر و قیمت سے آگاہ ہیں وہ تا ابد اپنی فہم اور استعداد کے مطابق اپنے رحیم و کریم پر درودگار کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔ یہ ایک بدیدہ امر ہے کہ جب کسی کو انعام سے بہرہ ور کیا جاتا ہے تو اس کا دل مسرت و انبساط کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اس کی نگاہ میں اس نعمت کی جتنی قدر و قیمت اور اہمیت ہو گی اسی نسبت سے اس کی مسرت و انبساط کی اہمیت ہو گی لیکن جس چیز کے ملنے پر خوشی کے جذبات میں غلاطم پیدا نہیں ہوتا تو اس

ا واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی اس شخص کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر یہ چیز اسے نہ ملتی تب بھی اسے افسوس نہ ہوتا مل گئی ہے تو اسے کوئی خوشی نہیں ملے گی۔ مثال مصطفیٰ کے پرانے ایسے قدر ناشناس نہیں نبوت کا ماہ تمام طلوع ہوا اور ان کی زندگی کے آئین میں مسرتوں اور شادمانیوں کی چاندنی چٹکنے لگی ان کے دلوں کے ٹپٹپے کھل کر شگفتہ پھول بن گئے وہ یہ جانتے ہوئے اور تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ اس احسان عظیم پر شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے پھر بھی وہ اپنی سمجھ کے مطابق بارگاہ رب العزت میں سجدہ شکر میں گر گئے اس کی حمد و ثناء کے گیت گانے لگے۔ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سرمدی پر اپنے دل و جان کو نثار کرتے لگے۔

محفل میلاد کے بارے میں بعض مدعیان علم و دانش کی غلط اندیشیاں

بعض مدعیان علم و دانش فرزند ان اسلام کے ان مظاہر تشکر و مسرت کو دیکھ کر غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان شکر گزار بندوں پر طعن و تشنیع کے تیروں کی موسلا دھار بارش شروع کر دیتے ہیں۔ ان حضرات نے بھی اس فرمان الہی کا بدقت نظر مطالعہ فرمایا ہے۔

قل بفضل اللہ وبرحمۃ فیذاک فلیفرحوا ہوا خیر مما یجمعون
”اے حبیب! آپ فرمائیے کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سے اور میں چاہئے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔“ (سورہ یونس: ۵۸)

اس آیت کریمہ میں حکم دیا جا رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہو تو منہ مسرور کر نہ بیٹھ جایا کرو اپنی ہانڈیوں کو اوندھانہ کر دیا کرو۔ جو چراغ جل رہا ہے اس کو بھی نہ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ اظہار تشکر نہیں بلکہ کفران نعمت ہے ایسا نہ کرو بلکہ

”فلینفر حو“ خوشی اور مسرت کا مظاہرہ کیا کرو اور یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ اظہار مسرت کا کیا طریقہ ہوتا ہے جب دل میں سچی خوشی کے جذبات اٹھ کر آتے ہیں تو اپنے ظہور کے لئے وہ خود راستہ پیدا کر لیا کرتے ہیں۔

امت اسلامیہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ پر اپنے جذباتِ تفکر و امتنان کا اظہار کرتی رہی ہے ہر سال ہر اسلامی ملک کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلاد النبی ﷺ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں اور دنوں میں ذکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی اور اس کے محبوبِ مکرم شفیع المذنبین کی شانِ رفعت و دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں سامعین کو اس دینِ قیم کے انکلمات سے آگاہ کیا جاتا ہے علماء تقریریں کرتے ہیں اور ادباء مقالے پڑھتے ہیں شعراء اپنے منظوم کلام سے اظہار عقیدت و محبت کرتے ہیں صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر اور منور ہو جاتی ہے اہل خیر کھانے پکا کر غریب و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھر دیتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گلشنِ اسلام میں از سر نو بہار آگئی ہے۔

امام ابو شامہ جو امام نووی شارح صحیح مسلم کے استاذ الحدیث ہیں فرماتے ہیں۔

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف و اظہار التزیینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تعظیمہ فی القرب فاعل ذلک وشکر اللہ تعالیٰ علی ما من بہ من ابجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یرسلہ رحمۃ للعالمین

”ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے دن صدقات اور خیرات کرتے ہیں۔ اور اظہار مسرت کے لئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں فقراء

مساکین کے ساتھ احسان اور مسرت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت ہے۔ اور عظمت کا اراغ فیہ بار ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر اور حضور کو رحمت العالمین کی خلعت فاخر و پہنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے اس بہجت و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ (۱۰۳)

ایک دوسرے محدث امام سخاوی کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ ان عمل المولد حدث بعد القرون الثلاثہ ثم لا زال اس لاسلام من سائر الاقطار والملتکبار یعملون المولد و ینصدقون فی لیلالیہ بالوع الصدقات و یعتنون بقراءۃ مولدہ البکریم و یظہر عنہم من برکاتہ کل فضل عظیم۔

”کہ موجودہ صورت میں محفل میلاد کا انعقاد قرون ثلاثہ کے بعد شروع ہوا پھر اس وقت سے تمام ملکوں اور تمام بڑے شہروں میں اہل اسلام میلاد شریف کی محفلوں کا انعقاد کرتے رہے ہیں اس کی راتوں میں صدقات و خیرات سے فقراء و مساکین کی دلداری کرتے ہیں حضور کی ولادت باسعادت کا واقعہ پڑھ کر حاضرین کو بڑے اہتمام سے سنایا جاتا ہے اور اس عمل کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل عظیم کی ان پر بارش کرتا ہے۔“

ایک تیسرے محدث جو ضعیف احادیث پر تنقید کرنے میں بے رحمی کی حد تک بے باک ہیں یعنی علامہ ابن جوزی (علامہ ابوالفتح عبدالرحمن بن جوزی) کی رائے بھی اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قال ابن جوزی من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشری عاجلہ بنیل البغیۃ والعرام

”ابن جوزی فرماتے ہیں کہ محفل میلاد کی خصوصی برکتوں سے یہ ہے کہ جو اسکو منعقد کرتا ہے اس کی برکت سے سارا سال اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہتا ہے اور اپنے

مقصد اور مطلوب کے جلدی حصول کے لئے یہ ایک بشارت ہے۔"

علماء کرام نے یہ وضاحت کی ہے کہ مخالف میلاد کے انعقاد کا آغاز کب اور کس نے کیا۔

امام ابن جوزی ہی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اربل کے بادشاہ الملک اللطیف ابو سعید نے اس کا آغاز کیا اور اس زمانہ کے محدث شہیر حافظ ابن وجیہ نے اس مقصد کے لئے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویب فی مولد الشہیر التنبیر" تجویز کیا ملک مظفر کے سامنے جب یہ تصنیف پیش کی گئی تو اس نے ابن وجیہ کو ایک ہزار اشرفی بطور انعام پیش کی وہ ربیع الاول شریف میں ہر سال محفل میلاد کے انعقاد کا اہتمام کرتا تھا ذریعہ ہمارے اور مرو میدان تھا۔ دانشور اور عدل گشتہ تھا اس کا عہد حکومت کافی طویل ہوا۔ یہاں تک کہ اس نے ۳۳۰ھ میں اس حالت میں وفات پائی کہ اس نے عسک کے شہر میں جہاں صلیبیوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا اس کا ظاہر اور باطن بہت ہی پسندیدہ تھا ابن جوزی کے الفاظ میں آپ اس مرد مومن کی سیرت کا مطالعہ فرمائیں۔

کان شہما شجاعا بطلا عاقلا عادلا و طالت مدته فی الملک الی ان مات وهو محاصر الفرنج بمدينه عکا سنه ثلاثین و ستمائتہ محمود السیرۃ والسیرۃ

سبط ابن الجوزی اپنی تصنیف "مراء الزمان" میں اس ضیافت کا ذکر کرتے ہیں جو ملک مظفر میلاد شریف کے موقع پر کیا کرتا تھا۔ اور جس میں اس زمانہ کے اکابر علماء اور اعلاہم صوفیاء شرکت فرمایا کرتے تھے۔ اس ضیافت کا یہ حال اس آدمی کی ذہنی بیان کیا گیا ہے جو خود اس دعوت میں شریک تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سر، دس ہزار مرغیاں اور فیٹی کے ایک لاکھ سکورے اور حلوے کے تیس ہزار طشت خود دیکھے جو علماء صوفیاء اس ضیافت میں شرکت کرتے ملک مظفر انہیں خلعتیں پہناتا۔ اور میلاد شریف کی اس تقریب پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا۔

علامہ محمد رضا نے اپنی سیرت کی کتاب "محمد رسول اللہ" میں مندرجہ بالا حوالہ جات ذکر

کرنے کے بعد ان پر مندرجہ ذیل اضافہ کیا ہے جس کا خلاصہ ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

ہزارے کے سلطان ابو جو موئی بڑے اہتمام اور اجلال کے ساتھ شب میلاد منایا کرتے تھے۔ سلطان تلمسان (۱۰۴۳) کی ایک تقریب میلاد کا آنکھوں دیکھا حال الحافظ سیدی ابو عبد اللہ الشنسی نے "راح الارواح" میں تحریر کیا ہے لکھتے ہیں۔

ابو جو شب میلاد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دار الحکومت تلمسان میں بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا کرتے تھے جس میں خاص و عام سب لوگ مدعو ہوتے تھے جلد گاہ میں ہر طرف قیمتی قالین بچھے ہوئے۔ ان پر گاؤں تگئے گئے ہوئے اور بڑی بڑی ہممیں جو دور سے سنتوں کی طرح نظر آتی تھیں اور دسترخوان، آئینہ شہباز، جن میں خوشبو سنگ رہی ہوتی تھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ خالص پگھلا ہوا سونا اندیلا جا رہا ہے تمام حاضرین کو رنگ برنگ لذیذ کھانے پیش کئے جاتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ موسم بہار کے رنگین پھولوں کے گلہستے ہر مہمان کے سامنے سجا کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ ان کی رگھت کو دیکھ کر انکے کھانے کی خواہش دوبالا ہو جاتی تھی آنکھیں ان کی رنگین کو دیکھ کر روشن ہوتی تھیں اور بھینی بھینی ملک مشام جان کو معطر کر رہی ہوتی تھی۔ تمام لوگوں کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا تھا سب حاضرین کے چروں پر وقار اور احترام کی روشنی چمک رہی ہوتی تھی اس کے بعد بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہدیہ قصائد پڑھے جاتے تھے۔ اور ایسے مواعظ اور فصاحت کا سلسلہ جاری رہتا تھا جو لوگوں کو گناہوں سے برگشتہ کر کے عبادت و اطاعت کی طرف راغب کرتے تھے یہ سارے کام اس ترتیب سے ہوتے کہ حاضرین کو قطعاً تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہ ہوتا اس دور پر در تقریب کے مختلف پروگراموں کو سن کر دلوں کو راحت ہوتی اور نفوس کو مسرت حاصل ہوتی۔

سلطان رضوان اللہ علیہ کے قریب شاہی خزانہ رکھا ہوتا جس کو ایک رنگ برنگی بینی چادر سے ڈھانپا ہوا ہوتا۔ رات کے گھنٹوں کے برابر اس میں دروازے ہوتے جب ایک گھنٹہ گزرتا تو اس دروازے پر اتنی چوٹیں گلتیں جتنے بجے ہوتے دروازہ کھلتا اور ایک خادمہ نکلتی جس کے ہاتھ میں انعامات لینے والوں کی فہرست ہوتی سلطان اس کے

مطابق انعام تقسیم کرتا اور یہ سب سلسلہ صبح کی اذان تک جاری رہتا ہمارے یہ میرٹ نگار اپنے زمانہ کے حالات بھی لکھتے ہیں کہ مصر میں کس اہتمام سے عید میلاد کا جشن منایا جاتا ہے۔

بعض متشددین محفل میلاد کے انعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بھی بدعت وہ جو مذموم ہے اور ضلالت ہے بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے غور طلب امر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو عہد رسالت میں اور عہد خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے۔ اور دوزخ کا امیدوار ہے تو پھر اس کی ذمہ داری محفل میلاد پر ہی نہ پڑے گی بلکہ امت کا کوئی فرد بھی اس کی ذمہ داری نہیں سنبھال سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جنکا خیر القرون میں یا تو نام و نشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا نہیں وجود نہ تھا۔ صرف ’نحو‘ معانی‘ بلاغت‘ اصول الفقہ‘ اصول حدیث‘ یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں کیا جن علماء و فضلاء نے ان علوم کو مدون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں اپنی قیمتی صلاحیتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور انہی نوک چمک سنوارنے کے لئے صرف کئے اور وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا امیدوار بنے پھر گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اسی طرح علوم قرآن و سنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی یہ بھی بعد میں آنے والے علماء و فضلاء کی شبانہ روز جگر کاویوں اور کلوٹوں کا شریں۔ پھر یہ علوم جنکا وجود ہی مجسمہ بدعت ہے‘ کی تدریس کے لئے جو جامعات اور یونیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جا رہی ہیں اور ان پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے کیا یہ سب تعلیمات دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔

یہ عظیم الشان مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب عہد رسالت میں کہاں تھے۔ کیا ان سب کو آپ گرا دینے کا حکم دیں گے کیا آپ قانع بدعت کملانے کے جنون میں اپنی فوج سے توہین نیک بہادر طیارے سب چھین لیں گے اور اسکی بجائے انہیں تیر لکان دے کر میدان جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو ان تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں کیا اسلام جو دین فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اسکی جہاں پرور روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زندان میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں گے۔ ہم ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماء اسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اس کو پیش نظر رکھا جائے تو اس قسم کے توہمات سے انسان کو واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں واجب‘ مستحب‘ مکروہ‘ مباح‘ حرام۔

۱۔ اس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم و تدریس اور اہل ذریعہ و باطل کا رد۔ اگرچہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن و سنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب ان کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے ان کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲۔ وہ چیزیں جن میں لوگوں کی بھلائی بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سرائوں کی تعمیر تاکہ مسافروں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳۔ مباح جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی اچھا لباس پہنانا۔ آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحات شرعیہ ہیں۔ اگرچہ عہد رسالت میں ان چھپنے آنے کی روٹی استعمال ہوتی تھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان چھپنے آنے کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے لیکن اگر کوئی شخص آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو اس کے لئے مباح ہے۔

بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت مل سکیں۔
۳۔ وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اس طرح مساجد و مصاحف کی غیر
ضروری زیب و زینت۔

۵۔ حرام ایسا فعل ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اس میں کوئی شرعی مصلحت نہ
ہو۔ امام ابو ذکریا محی الدین بن شرف النووی نے شرح مسلم اور تہذیب الاسماء
واللغات میں لفظ بدعت پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد اس کا
معلوم واضح ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے شبہات جو فوہان و قلوب کو پریشان کرتے
ہیں خود بخود کافور ہو جاتے ہیں تہذیب الاسماء واللغات کی چند طور ناظرین کے مطالعہ
کے لئے یہاں نقل کر رہا ہوں تاکہ وہ اسے غور سے پڑھیں اور اپنی تسلی کر لیں۔

البدعة بكسر الباء في الشرع هي احداث ما لم يكن في عهد رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم وهي منقسمة الى حسنه و فيحته قال
الشيخ الامام المجمع على امامته و جلالته و نمكنه في انواع العنوم و
براعته ابو محمد عبدالعزيز بن عبد السلام رحمه الله تعالى و رضى عنه
في آخر كتاب القواعد لبدعته منقسمته الى واجبه و محرمه و
ممنوعة و مكروهه و مباحته (القسم الثاني من تهذيب الاسماء ص ۲۲)

”شریعت میں بدعت اس کو کہتے ہیں کہ ایسی نئی چیز پیدا کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم کے عہد مبارک میں نہیں تھی۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں بدعت حسنہ بدعت
قبیحہ علامہ ابو محمد عبدالعزیز بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ و رضی اللہ عنہ جن کی امامت پر
اور جلالت شان پر ساری امت متفق ہے اور تمام علوم ان کا مبارک اور براعت کو
سب تسلیم کرتے ہیں انہوں نے اپنی تصنیف کتاب القواعد کے آخر میں بیان کیا ہے
کہ بدعت کی مندرجہ ذیل یہ قسمیں ہیں واجب حرام مستحب مکروہ اور مباح“

امام ابو ذکریا بن شرف النووی صحیح مسلم کی اپنی شرح میں کل بدعت ضلالت کی حدیث کی
تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

بنا عام مخصوص والمراد غالب البدع قال ابل اللغته هي كل شئ عمل

على غير مثال سابق قال انعماء البدعة على خمسة اقسام واجبة و
ممنوعة و محرمه و مكروهه و مباحته فمن الواجبة نظم افلته المتكلمين
للرد على الملاحنة و المبتدعين و شبه ذلك و من المننونة تصنيف
كتب العلم و بناء المنابر و الربط و غير ذلك و من المباح التبسط في
لوان الاطعمته و غير ذلك و الحرام و المكروه ظاہر ان۔

”کل بدعت ضلالہ اگرچہ عام ہے لیکن یہ مخصوص ہے یعنی ہر بدعت ضلالت نہیں بلکہ
غالب بدعت ضلالت ہوتی ہے نفث میں اس چیز کو بدعت کہتے ہیں جس کی مثال پہلے
موجود نہ ہو۔ اور علماء کرام کہتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) واجب (۲)
مستحب (۳) حرام (۴) مکروہ (۵) مباح

واجب کی مثال یہ دی ہے جیسے تنظیم کالمحدوں اور اہل بدعت پر رد کرنے کے لئے
اپنے دلائل کو منظم کرنا مستحب کی مثال یہ ہے مختلف علوم و فنون پر کتابیں تصنیف کرنا
درست تعمیر کرنا اور سرائیں وغیرہ بنانا مباح کی مثال یہ ہے جیسے طرح طرح کے لفظ
کھانے پکانے وغیرہ اور حرام اور مکروہ ظاہر ہیں۔ (۱۰۵)

امام موصوف نے تہذیب الاسماء واللغات میں بدعت محرمہ کی مثال یہ دی ہے قدر یہ
جبریت مزہب اور مجسمہ کے مذاہب باطلہ بدعت مکروہ کی مثال مساجد کی بلا ضرورت و مقصد
ترتیب وغیرہ (۱۰۶)

لیکن محفل میلاد کے انعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل
حرام کا ارتکاب ہے بلکہ یہ نعمت خداوندی پر اس کا شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر
آیات سے ثابت ہے اسی طرح آیت ”قلیفروا“ سے اس فضل و نعمت خداوندی پر
اقتدار مسرت کرنا حکم الہی ہے۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مقررین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محفل
میلاد کا انعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے سنت نبوی میں اصل موجود ہے
اس ضمن میں انہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

ان النبى صلى الله عليه تعالى وسلم قدم المدينة فوجد اليهود

بصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم اغرق فيه فرعون و نجا موسى و نحن نصومه شكرا فقال نحن اولى بموسى منكم

”کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشورا کے دن روزہ رکھا کرتے حضور نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے جس دن فرعون غرق ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم نے فرمایا! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔“

(چنانچہ حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی ایک دن کے بجائے دو دن روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر جب ابوسب کی لونڈی ثویبہ نے اسے دی تو اپنے بچپنے کی ولادت کی خوشخبری سن کر اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا اگرچہ اس کی موت کفر پر ہوئی اور اس کی مذمت میں پوری سورت نازل ہوئی لیکن میلاؤ مصطفیٰ پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اسے پانی کا گھونٹ پلایا جاتا ہے اور اس کے عذاب میں بھی اس روز تخفیف کی جاتی ہے۔

حافظ الشام شمس الدین محمد بن ناصر نے کیا خوب کہا ہے۔

او کان کافر جاء ذمہ و ثبت يداہ فی الحجيم مغلدا
آتی ان فی يوم الاثنين داما يخفف عنه السرور باجدا
وما ظن بالعبد الذي كان عمرو باجم مسورا دما موصدا

”جب ایک کافر جس کی مذمت میں پوری سورت ”ثبت يداہ“ نازل ہوئی اور ہو تاہد جہنم میں رہے گا اس کے ہاتھ میں ہے کہ حضور کی ولادت پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے اس بندے کے ہاتھ میں جو زندگی بھر احمد بختی کی ولادت باسعادت پر خوشی مناتا رہا اور

کلہ توحید پر مبنی ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔“

اس لئے ہم بعد ادب اور ازراہ جذبہ خیر اندیشی ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تشدد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت سب امتیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ آئیے اس روز مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا کریں۔ سب مل کر اس کی تسبیح و تہلیل کے نغمے ادا کریں اظہار مسرت کے ہر جائز طریقہ کو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بڑے کاروائیوں ایسی محفلوں کا انعقاد کریں جن میں امت مصطفویہ کے افراد جمع ہوں۔ اور ان کے علماء اور حکماء سیرت محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال و کمال میں عقیدت و محبت سے صلوٰۃ و سلام کے رنگین پھول پیش کیا کریں اور یہ اہتمام بہر حال ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جس میں کسی فرمان الہی کی نافرمانی ہو یا سنت نبویہ کی خلاف ورزی ہو۔

اس سلسلہ میں ہم سب متفق ہیں اور ہمارا غیر مشروط تعاون ان مصلحین امت کو میسر رہے گا۔ جو اس نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔

ولادت مصطفیٰ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی تھی۔ جس سے کائنات کی ہر چیز شادان و فرحان تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے عرش اور فرش میں ہمارا کمال تھا۔ لیکن ایک ذات تھی جو فریاد کنان تھی جو مصروف تہ و نغان تھی جو چیخ چلا رہی تھی۔ اور اپنی بد بختی اور خراب نصیبی پر اشک فشان تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔

علامہ ابو القاسم سیبلی لکھتے ہیں۔

ان ابليس لعنته الله بن اربع رئات رنة حين نعن حين ابيض ورنه
حين ولد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ورنه حين انزلت فاتحة
الكتب قال الربيع والنخار من عمل الشيطان

”ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر دویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسی بندی سے یحییٰ کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب

سرکارِ دو عالم کی ولادت باسعادت ہوئی پوچھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔ (۱۰۷)
علامہ ابن کثیر نے بھی علامہ اسماعیلی کی اس عبارت کو السیرۃ النبویہ ص ۲۱۳
میں جوں کا توں نقل کیا ہے اور ابن سید الناس نے "میون الاثر" ص ۲۷ ج ۱ میں
اس روایت کو بالکل اسی طرح درج کیا ہے۔

علامہ احمد بن زینی دحلان السیرۃ النبویہ میں رقمطراز ہیں :-

وعن عکرمۃ بن ابلیس لما ولد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ورائی تساقط السحوم قال لجنودہ قد ولد اللیلۃ ولد یفسد امرنا فقال لہ
جنودہ لو دھبت فخبیتہ فلما دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث اللہ جبرئیل فرکضہ برجلہ رکفۃ وقع بعلم

"عکرمہ سے مروی ہے کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ابلیس
نے دیکھا کہ آسمان سے بارے گر رہے ہیں اس نے اپنے نظریوں کو کہا کہ رات وہ پیدا ہوا ہے
جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا۔ اس کے نظریوں نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ
اور اسے چمک کر دلوں میں بٹھا کر دو۔ جب وہ اس بیت سے حضور کے قریب جانے لگا تو حضرت
جبریل نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا۔" (۱۰۸)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم اے پٹا ایچ ڈی)

اللہ نے سب سے پہلے نور محمدی پیدا فرمایا (۱۰۹) نبوت سے سرفراز کیا۔ (۱۱۰) درودوں کا
سلسلہ شروع ہوا۔ فرشتے پیدا ہوئے تو دم بھی درود و سلام میں شریک ہو گئے اور جب
وہ نور دنیا میں آیا (۱۱) تو انسان بھی شریک ہو گئے۔ (۱۱۲) اگر سمجھنے والے سمجھیں تو یہ
بھی جشن کا ایک انداز ہے۔ اللہ اکبر روزِ اول سے ذکر اذکار ہو رہے ہیں اور خوشیاں
منائی جا رہی ہیں۔ اللہ کو اپنے پیاروں سے بڑی محبت ہے، ان کی نشانیوں کو اپنی
نشانیوں بنا دیا (۱۱۳) اور عظیم و عظیم کا حکم دیا (۱۱۴) ان کے یادگار دنوں کو اپنا یادگار
دن بنا دیا۔ (۱۱۵) انبیاء علیہ السلام کا یوم ولادت بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن

ہے یوم ولادت کی اہمیت کا اندازہ قرآن کریم سے ہوتا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے لئے ارشاد فرمایا۔ "سلامتی ہو اس پر جس دن وہ پیدا ہوا" (۱۱۶) حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان رنگ و بو میں حیر کے دن تشریف لائے۔ آپ اظہارِ تفکر
کے لئے حیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب پوچھا گیا تو فرمایا۔ "اس دن میں
پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (۱۱۷) اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ
وسلم کو مبعوث فرما کر احسان بتایا۔ (۱۱۸) احسان اس لئے بتایا جاتا ہے کہ اس کو یاد
رکھا جائے، فراموش نہ کر دیا جائے۔ پھر خوشیاں منانے کا بھی حکم دیا۔ (۱۱۹)
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بر سر منبر اپنا ذکر ولادت فرمایا (۱۲۰) بعض
صحابہ کبار کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کے فضائل و شائستگی بیان کئے۔ (۱۲۱) آپ کے
بچپا حضرت عباسؓ نے ۹ھ ۶۳۰ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ کے سامنے منظوم
ذکر ولادت فرمایا (۱۲۲) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود منبر پر چادر مبارک بچھائی اور انہوں نے منبر پر بیٹھ کر آپ کی
شان میں قصیدہ پیش کیا۔ آپ نے دعاؤں سے نوازا۔ یہ تمام حقائق احادیث
میں موجود ہیں۔

شہور شیخ نابغی حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیاری پیاری باتیں سناتے تو برا اہتمام فرماتے۔ (۱۲۳) ٹھیک ایسا ہی اہتمام
جیسا آج علماء و مشائخ کی بعض محافل میں نظر آتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور تذرو
نیاز پیش فرماتے تھے (۱۲۵) اور یہ طریقہ اب تک رائج ہے۔ ابن تیمیہ بھی محافل
میلاذ منعقد کرنے والے غلصین کی تاکید کرتے ہوئے اجر و ثواب کی بشارت دیتے
ہیں۔ (۱۲۶) مجالس و محافل میلاذ الہی کو کوئی نئی چیز نہیں صدیوں سے اس کا سلسلہ جاری
ہے اور اسکی اصل عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے
نزدیک بھی اچھی ہے۔ (۱۲۷) اور یہ بھی فرمایا، جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اس

کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اجر و ثواب ملے گا۔ (۱۲۸) مجالس میلاد کا اہتمام حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کبار، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء امت کی سنت ہے اور ان کے عمل سے ثابت ہے۔

محبت کی فطرت ہے کہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی تعریف و توصیف اور ذکر و ثناء پسند کرتا ہے بلکہ دل سے چاہتا ہے کہ ہر وقت اس کا ذکر ہوتا رہے کوئی ایسا عاشق نہ دیکھا جو محبوب کا ذکر کرنے والے سے الجھتا ہو اور اس کو برا بھلا کہتا ہو کیونکہ یہ محبت کی فطرت کے خلاف ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اصل خوشی منانا تو یہ ہے کہ ہر دن اور ہر آن ظاہر و باطن میں سنتوں پر عمل کریں پھر ہر سال محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی منائیں جس طرح ہمارے ان اکابر و اسلاف نے خوشی منائی جن کے دم سے اسلام کی رونق ہے۔ (۱۲۹)

علامہ مفتی محمد خان قادری

مسلمانوں کے ہاں محفل میلاد یا جشن میلاد سے مراد فقط یہ ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ کے ذکر پاک کے لئے اجتماع منعقد کرنا۔ اس میں آپ کے کمالات و درجات کا بیان، آپ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ، ولادت کے موقع پر بچائیاں کا تذکرہ، خوشی میں جلوس نکالنا، لوگوں کو شریعت مطہرہ کی تعلیمات سے آگاہ کرنا اور نیک خواتین کو صدقہ و خیرات کرنا۔

سیرا والہ، رقص کرنا، ڈانس کرنا، بلکہ ہر وہ عمل جو خلاف شرع ہو اس کو کوئی جائز نہیں سمجھتا اگر کوئی شخص ان چیزوں کو محفل میلاد کا حصہ تصور کرتا ہے تو اسے غلط فہمی ہے، اسے علماء کی تصانیف کی طرف رجوع کرنا چاہیے اگر بعض جاہل ایسا کرتے ہیں تو ان کا محاسب ضروری ہے۔ (۱۳۰)

خلیل احمد نوری

ولادت محمدی پر فرحت و انجسار کا اظہار دنیاوی کلفتوں سے آزادی اور عذاب اخروی سے نجات کا موجب ہے۔ ابوالب نے لونیڈی آزاد کر کے عذاب قبر سے تخفیف پائی۔ نیز ذکر میلاد النبی، انسانیت کو طبقاتی، گروہی، علاقائی، نسلی اور لسانی تفاوت سے آزادی عطا کر کے یکجہتی و اتحاد عطا کرتا ہے۔ کیونکہ سب میں ذکر رسول مقبول قدر مشترک ہے۔ میلاد النبی میں ولادت و سیرت کے واقعات کے بیان سے اطاعت نبویؐ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اسوہ رسول پر عمل پیرا ہونے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ سیرت نبویؐ کے واقعات اور حق و باطل کی کشمکش میں حضور کی استقامت کا تذکرہ دین اسلام کی سرپرستی، فکر و نظر میں پختگی اور عقیدے میں استقلال کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتباع، تحدیثِ نعت اور بیانِ فضل و رحمت یوں بھی ہے کہ نبی کریمؐ کی ذات گرامی سے پیہر کر نہ کوئی نعت ہے اور نہ کوئی فضل و رحمت ہے اور محافل میلاد با این ہمہ غریب و فقراء اور مساکین کی نگہداشت کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ (۱۳۱)

اللہم صلی علی سیدنا و مولانا راحت قلوبنا و شفیع ذنوبنا و طبیب ظاہرنا و باطننا محمد و علی آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین ○

مولانا محمد رشید نقشبندی

یہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے کہ آپ کی اس دیانے آب و گل میں شریف آدمی کی خوشی میں ہم مسرت و اشتیاق کی نفس بیس منعقد کرتے ہیں۔

شعروں، قصیوں اور گلیوں کو دہن کی طرح کی سجایا جاتا ہے جلوس اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ سیرت و صورت اور فضائل و مناقب پر تقاریر ہوتی ہیں۔ حمد و نعت کے پر کیف نغموں سے حاضرین کے قلوب کو روشن و منور کیا جاتا ہے۔ مومنین و محصلین بڑے ادب و احترام سے کھڑے ہو کر شہنشاہ کائنات کے حضور میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے محافل میلاد باعث خیر و برکت اور فلاح دارین ہیں۔ (۱۳۲)

صوفی غلام سرور نقشبندی

"مرقع الاول کا مہینہ انوار اور رحمت کا مقرر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار مسرت کا حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارے مبارک میں آقائے نادر مہدی تاجدار نور مجسم نبی مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی تشریف آوری اہل ایمان کے لئے مسرت و الفحار کا باعث ہے اور اہل کفر و شرک کے لئے ظلم و الم اور افسوس کا باعث ہے۔ نبی کریمؐ کی ولادت پر سوائے الہیوں کے سب خوشیاں مناتے ہیں۔" (۱۳۳)

علامہ محمد فیض احمد اویسی

"تمام ممالک کے صحیح العقیدہ مسلمان عید میلاد النبیؐ کی تقریب سعید مناتے ہیں۔ جگہ جگہ محافل میلاد و مجالس ذکر و درود کا انعقاد ہوتا ہے۔ قریہ قریہ عظیم الشان جلوس نکالے جاتے ہیں۔ بڑے وسیع پیمانے پر خیرات ہوتی ہیں۔ معلم و شرعی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ذکر مصلحتی کے اعزاز و شوکت کے لئے محافل و مجالس کی ترتیب و ترتیب سے بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول پیش کر کے محبت و نیاز مندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔" (۱۳۴)

مفتی رشید احمد لدھیانوی

مفتی رشید احمد لدھیانوی میلاد کے سلسلہ میں استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-
"جب ابولہب جیسے کافر کے لئے میلاد النبیؐ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی امتی آپؐ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپؐ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔" (۱۳۵)

محمد شہزاد ملک مجددی

"قرآن عظیم الشان میں چار بجا حضور اکرمؐ کی ولادت و پیدائش، بعثت اور تشریف آوری کا تذکرہ موجود ہے۔ لقد جاءکم اللہ ارسلنک شہادا و مبشرا و نذیرا ارسلنک رحمۃ للعالمین۔ احادیث مبارکہ میں اہل ما خلق اللہ نوری۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا۔ انا اکرم الاولین والاخرین۔ الغرض پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہونے والے اس پاک نبیؐ نے بارہا اپنی ولادت، حسب نسب اور شرف و بزرگی کا ذکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔" (۱۳۶)

اس لحاظ سے مقام غور ہے کہ انعام خداوندی میں سب سے بڑا انعام اللہ من اللہ کے تحت نبی کریمؐ رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہے تو پھر آپؐ کی تشریف آوری اور پیدائش کا دن ایام اللہ کے ذمے سے باہر کیسے ہو سکتا ہے؟ اور قل بفضل اللہ و برحمۃ سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکم الہی ہے اور بے شک نبی کریمؐ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل عظیم ہے لہذا نبی کریمؐ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ہر جائز خوشی کا اظہار اس آیت پر عمل ہے اور میلاد جائز و مستحب و مستحسن ہے۔ (۱۳۷)

ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی

(ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی لاس انجلس کیلے فورنیا میں ساؤتھ بے اسلامک سنٹر کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور ایک اسلامی رسالہ "لائٹ" کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ یو۔سی۔ایل اسے یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں پی ایچ ڈی ہیں۔ موصوف کا تعلق لاہور، پاکستان سے ہے)

ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی نے نقشبندی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شکاگو میں پہلی انٹرنیشنل میلاد النبیؐ کانفرنس منعقدہ ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء میں فرمایا۔

"میلاد النبیؐ کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور تعلیمات کو سمجھنا ہے۔ میلاد مصطفیٰؐ واصل سنت الہی ہے ہمارے پیارے رسولؐ نبی الانبیاء اور رسول الرسل ہیں۔ حضور اکرمؐ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو سامنے بٹھا کر قصیدہ سنا پھر ان کے لئے دعا کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہونا چاہئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔

محافل میلاد ایمان، روحانیت اور ہدایت کا سبب ہیں۔ ہمارے دل و دماغ پر بری سوسائٹی اور بری صحبت سے جو ڈنگ لگ جاتا ہے ذکر اللہ اور ذکر رسولؐ کے ذریعے صاف ہو جاتا ہے۔ میلاد النبیؐ کا منانا دورِ حاضر کی سب سے اہم ضرورت ہے اور ہم سب مکملش مصطفیٰؐ کے رنگ برنگ پھول ہیں۔ ہمیں تمام اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہئے۔ (۱۳۸)

شیخ محمد معصوم نقشبندی کردی

(شیخ محمد معصوم نقشبندی کردی عالم ظاہر و باطن ہیں۔ شافعی حکام اور نقشبندی صوفی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب حضرت خالد کردی نقشبندی مجددیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ نقشبندیہ فاؤنڈیشن، شکاگو کی مشاورتی کونسل کے ممبر ہیں۔)

آپ نے شکاگو میں انٹرنیشنل میلاد النبیؐ کانفرنس منعقدہ ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء میں فارسی زبان میں عالمانہ تقریر کی جس کا انگریزی ترجمہ خالد الکر اور ڈاکٹر عبدالحق گدلاس نے کیا آپ نے فرمایا:-

"میلاد النبیؐ کی تقریب صدیوں سے عالم اسلام میں رائج ہے اور یہ مقام افسوس ہے کہ ایک گروپ جو اپنے آپ کو غیر مقلد کہتا ہے اعتراض کرتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف قرآن کو مانتے ہیں۔ اور مجتہد اماموں (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام عقیلؒ) کی تقلید نہیں کرتے، بہر صورت یہ لوگ محمد بن عبد الوہاب کی تقلید کرتے ہیں۔ جو ۱۳۰۰ سال بعد آیا اور اس کے والد عبد الوہاب اور بھائی شیخ سلیمان نے اس کی مخالفت کی۔ دشمنان اسلام نے اس گروہ کو مسلمانوں میں تفرقہ بازی کے لئے استعمال کیا۔ کہاں ایک انسان جو ۱۳۰۰ سال بعد آیا اس کا دینی علم صحابہ کبارؓ، تابعینؓ، تبع تابعینؓ اور مجتہد اماموں سے زیادہ ہے؟ کیا شیخ حسن بھریؒ، امام نعمان صادقؒ، جلیل بغدادیؒ، چاروں امام اور ان کے مقلد اہلسنت و الجماعت علمائے عظام و صوفیائے کرام کو دین کی سمجھ نہ تھی؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے لئے سب سے زیادہ خطرہ علمائے سو (بڑے علماء) کی طرف سے ہے۔" (۱۳۹)

میلاد و قیام میلاد کے مسائل و مباحث پر مشتمل معروف کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:-

○ اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام (مولوی سلامت اللہ بن برکت اللہ بدایونی)

○ اذقته الاثام لسانعی المولد والقیام (مولانا تقی علی خان بن رضا علی شفی

بریلوی)

○ مظاہر الحق رسالہ اثبات میلاد و قیام میں (مولانا رضا علی بن سخاوت علی بناری)

○ نصرت احمدیہ فی رد قول النجدیہ (سید احمد علی) مطبع نولکشمور، لکھنؤ، ۱۸۹۳ء

○ بشری انکرام فی عمل المولد و القیام (مولانا انوار اللہ خاں) مطبع حسن پریس حیدر آباد دکن ۱۳۳۶ھ (ص ۳۳)

○ القول المحمود فی اثبات محفل المولود بحوالہ فہرست مکتبہ مشرق پشاور صفحات ۱۲

○ جواب استفسار مولود شریف ۱۳۷۹ھ بحوالہ فہرست کتب خانہ سردار اکھٹا حیدر آباد دکن نشان ۳۱۴۳

○ دافع الادبام فی محفل خیر الانام مطبوعہ دہلی -

○ فتاویٰ در تنظیم و تکمیل وزارت بحوالہ فہرست کتب خانہ عام اہل اسلام مدراس

○ سیف الاسلام المسائل علی المنہاج عمل المولد و القیام (مولوی عبدالقادر بن فضل رسول عثمانی)

○ الفریقتہ المحت فی اثبات المولد و القیام (مولوی رحمان علی بن شیر علی تاروری)

○ الانوار الساطعہ فی اثبات المولد و القیام (مولوی عبدالسیح بیدل رامپوری سہارنپوری) فہرست سردار اکھٹا حیدر آباد دکن نشان ۳۲۶۷

○ دافع الادبام فی المولد و القیام (مولوی عبدالسیح بیدل رامپوری سہارنپوری)

○ ہدایت العباد الی آداب محفل المیلاد (مولوی عبدالغفار بن عالم علی لکھنؤی کانپوری)

○ رسالہ فی تحقیق المولد و القیام (بزبان عربی - مرتبہ مولوی عبدالعلی بنگلانی) بحوالہ

تذکرہ علامتہ ہند مولوی رحمان علی ص ۱۳۳

○ فتویٰ میلاد (مولوی عبدالاحد) ۱۹۰۰ء مطبع مجبلی دہلی

○ وسیلۃ العباد فی اثبات میلاد خیر العباد (محمد عبداللہ) ۱۳۰۳ھ بحوالہ فہرست کتب

خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۱۳۰۴

○ انوار الہدیٰ فی الاستحسان خیر الہدیٰ (غلام محمد) اشاعت العلوم حیدر آباد دکن -

○ قایت الکلام فی ابطال عمل المولد و القیام (بزبان فارسی - مرتبہ مولوی بشیر الدین عثمانی قزوینی)

○ کلت الحق (بزبان فارسی - مرتبہ صدیق حسن بھوبالی)

○ اعلاء کلت الحق (سید سبط احمد)

○ قانع الہدے (سید محمد طاہر بن غلام بیلائی حسی جینی رائے بریلی)

○ البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ (مولوی غلیل احمد)

○ ارشاد العنود الی ادب المود (مولوی وکیل احمد سکندر پوری)

○ نہایت الاشاد الی محفل المیلاد (عربی - مولوی عین القضاۃ حیدر آبادی لکھنؤی بن محمد وزیر)

○ ہادی المصلین (مولوی ناصر الدین قادری دہلوی) یہ کتاب میلاد و قیام کے اثبات میں اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی، شاہ اسحاق دہلوی، مہاجر مکی کی تردید میں ہے -

○ تاریخ میلاد (مولوی عبدالغفور مرزا پوری)

○ فتاویٰ میلاد شریف و عرس و میلاد (مولانا احمد علی محدث سہارنپوری) مولانا رشید

احمد محدث گنگوہی

○ المیلاد فی القرآن (مولانا علامہ محمد عالم آسی حافظ آبادی)

○ اثبات المولد والقیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ترجمہ مولانا محمد رشید

نقشبندی)

○ حسن المقصد فی عمل المولد (عربی امام جلال الدین سیوطی ترجمہ اردو: پروفیسر محمد

ظہیر سائل)

○ اقامتہ القیامہ علی طاعن القیامہ لبنی قحطہ (مولانا احمد رضا خان بریلوی)

○ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (مولانا شیخ عبدالحق

محدث الز آبادی)

○ الارشاد الی مباحث المیلاد (مولانا محمد عالم آسی حافظ آبادی)

○ بیان المیلاد النبوی (عربی محدث امین جوزی اردو ترجمہ مفتی غلام معین

الدین ٹنمی)

○ الشمامنہ العنبریہ من مولد خیر البریہ (نواب صدیق حسن بھوپالی)

○ برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

○ عید میلاد النبی قرآن و حدیث کی روشنی میں (صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی)

○ المیلاد النبویہ فی الفاظ الرضویہ (ابرفائش سید ایوب علی رضوی

بریلوی)

○ میلاد النبی (سید احمد سعید شاہ کاظمی)

○ مسئلہ میلاد شریف (ڈاکٹر اے ڈی نسیم)

○ جشن میلاد النبی کی شرعی حیثیت (پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

○ سراج منیر (سید غلام حسین مصطفیٰ رضا رضوی)

○ محفل میلاد، غلام امت کی نظر میں (مولانا محمد خان قادری)

○ میلاد مصطفیٰ (عربی) محمد بن علوی الساکلی الحسینی ترجمہ دوست محمد شاکر سیالوی

○ روح ایمان (علامہ سید محمود احمد رضوی)

○ میلاد النبی (غلام رضا)

○ عظمت میلاد (ابو نعیمان غلام حسین)

○ رسول رحمت (مقالات مولانا ابوالکلام آزاد) ترتیب و اضافہ مطابق مرتبہ: مولانا

غلام رسول مراد شیخ غلام علی ایڈیٹر لاہور ۱۹۷۰ء (اس میں میلاد پر روایات کے سلسلہ

میں ابوالکلام آزاد نے جو بحث کی ہے۔ دو ابواب بعنوان "میلاد نبوی" اور "موضوع

روایات" صفحہ نمبر ۳۸ تا ۵۲ پر مشتمل ہیں۔)

○ رسول اکرام فی بیان المولد والقیام (سید دیدار علی شاہ الوری)

○ مجمع البحور (مولانا محمد اشرف علی تھانوی)

○ جشن ہماراں (پروفیسر محمد مسعود احمد) رضا اکیڈمی لاہور ۱۹۸۸ء

○ اکرام المحمود فی مسئلہ المولد (مولوی احمد اللہ امرتسری)

نظام فی اثبات المولد والقیام (فقیر محمد معصوم)

المرام فی تحقیق المولد والقیام تعظیماً سید الانام (سید رؤف احمد)

میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (ملفتی محمد خان قادری ۱۹۹۲ء)

روای فی المولد النبوی (علامہ علی قاری)

النبی (حافظ ابن کثیر)

والنبی فی مولد النبی (حافظ عراقی)

الاخبار فی مولد النبی البخاری (حافظ ناصر الدین دمشقی)

ف التعریف بالمولد الشریف (امام حسن الدین الجزری)

فی المولد الشریف (امام سخاوی)

والنبی فی مولد النبی (حافظ عراقی)

النبی (حافظ ابن کثیر)

حواشی

۱۔ (حرف آغاز) فتح البودوی فی اثبات المولد (مولوی محمد اعظم) بلالی السلیم پریس، ص: ۸

۲۔ المیلاد النبوی (محدث علامہ عبدالرحمن بن ابی الحسن الملقب بہ ابن

جوڑی) مترجم علامہ غلام معین الدین نعیمی، ص: ۵۸

۳۔ اقتضاء الصراط المستقیم، ص: ۲۹۳-۳۹۷ (بالترتیب)

۴۔ حسن المقصد فی عمل المولد (علامہ جلال الدین سیوطی) مترجم پروفیسر محمد طفیل

سالک، ص: ۳۸

۵۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام علامہ جلال الدین سیوطی) مترجم پروفیسر محمد طفیل

سالک، ص: ۳۸-۳۹

۶۔ سبل البدی ج: ۱ ص: ۳۳۹

۷۔ فتاویٰ حدیثیہ، ص: ۱۹۰

۸۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، ضلع سدھار تھ، گجرات، ۱۹۸۹ء، ص

۱۸-۱۹ (مضمون: میلاد معظم کائنات کے لئے عظیم نعمت، محمد عبدالحکیم شرف قادری)

۹۔ الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص: ۱۳/ محمد رسول اللہ (شیخ محمد رضا) ترجمہ از

محمد عادل قدوسی، ص: ۳۲

۱۰۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی) ترجمہ پروفیسر محمد طفیل سالک،

ادارہ نعمانیہ، شاہ باغ، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص: ۱۹

۱۱۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (علامہ مفتی محمد خان قادری) جامعہ نظامیہ

رضویہ، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص: ۷۷

۱۲۔ الواجب اللدنی (القسط لانی) ج: ۱ ص: ۲۷

۱۳۔ تشییف الاذان (الشیخ محمد بن صدیق) ص: ۱۳۶

۱۴۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی) مترجم پروفیسر محمد طفیل

سالک' ص: ۲۹

۱۵- ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، عید میلاد النبیؐ نمبر ص: ۳۸۳ (مضمون: جشن میلاد النبیؐ)
(ساجزادہ عابد حسین)

۱۶- انوار محمدیہ، ص: ۲۹

۱۷- حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی) ترجمہ پروفیسر محمد طفیل سالک، ص: ۱۸

۱۸- انوار ساطعہ، ص: ۳۳ (بحوالہ المورد الروی)

۱۹- التنویر فی المولد لسراج المنیر (امام عمر بن حسن محدث اندلسی)
ص: ۵۳۳، رالارشاد الی مباحث المیلاد (مولانا محمد عالم آسی، حافظ آبادی)، ص: ۱۹

۲۰- اثبات قیام (محدث علامہ عثمان بن حسن دمیاطی)، ص: ۳۳ / برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑی)، ص: ۱۹

۲۱- التسابیحون المعروف بمیرت حبیبیہ (علامہ علی بن برہان الدین طلی)، ص: ۲۷ / برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑی)، ص: ۲۰

۲۲- اقامتہ القیامتہ عن طاعن القیام لبیسی تہامتہ (امام احمد رضا خان بریلوی)، ص: ۱۲

۲۳- برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑی)، ص: ۲۱

۲۴- اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید دہلوی) مرکزی مجلس رضا لاہور، ص: ۳۰

۲۵- اقامتہ القیامتہ علی طاعن القیام النبی تہامتہ (امام احمد رضا خان بریلوی) بزم

رضویہ، ہدای بلخ لاہور، ص: ۱۹

۲۶- سبل الہدی ج: ۱، ص: ۳۳۱

۲۷- ایضاً ج: ۱، ص: ۳۳۲

۲۸- اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید دہلوی)، ص: ۳۲-۳۳

۲۹- اثبات المولد و القیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی) مترجم: مولانا محمد رشید نقشبندی، مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۵ء، ص: ۲۶-۲۷

۳۰- اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید دہلوی)، ص: ۳۳

۳۱- فیوض الحرمین (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)، ص: ۲۷ / برکات میلاد شریف، ص: ۷

۳۲- الدر الثمین (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)، ص: ۳۰ / برکات میلاد شریف، ص: ۸

۳۳- اسلامی تقریبات (سید محمود احمد رضوی)، ص: ۱۰۶-۱۰۷، رامابیت من السنۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)، ص: ۱۴

۳۴- اخبار الاخیار، (اردو) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ترجمہ: مولانا سبحان محمود و مولانا محمد فاضل، مکتبہ پبلیشنگ کمپنی، بکسر روڈ، کراچی، ص: ۶۳۳

۳۵- مقالات کاظمی (سید احمد سعید کاظمی)، ج: ۱، ص: ۸۳

۳۶- الجامع الطیف فی فضل کسۃ و احلاد بناء الیست الشریف، بحوالہ القول القیصل عن ۱۳۶-۱۳۵:

۳۷- اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید مجددی دہلوی) ترجمہ: مولوی محمد رشید نقشبندی، مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۵ء، ص: ۲۱

۳۸- الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (شیخ عبدالحق محدث اندلسی) ناشر: ساجزادہ محمد ابوبکر نقشبندی، ناظم کتبہ حضرت میاں صاحب شہر پور شریف، شیخوپورہ، ص: ۷۷ (مختص:)

۳۹- اذائقہ الاطام لمعائنہ عمل المولد و القیام (مولانا محمد تقی علی خان) مطبوعہ: مطبع اہل سنت و جماعت بریلی (آج فرق)، ص: ۳۳۲

۴۰- شفا الناس، بحوالہ: اسلامی تقریبات (سید محمود احمد رضوی) مکتبہ رضوان، لاہور

ص: ۲۴-۲۵

۵۷- اقامت القیامت علی طاعن القیام نبی تھامتہ (مولانا احمد رضا خان بریلوی) ص:

۲۲-۲۳

۵۸- ایضاً ص: ۲۳

۵۹- ایضاً ص: ۲۴

۵۰- ایضاً ص: ۲۱

۵۱- ایضاً ص: ۲۲

۵۲- ایضاً ص: ۲۳

۵۳- ایضاً ص: ۲۴

۵۴- ایضاً ص: ۲۴

۵۵- ایضاً ص: ۲۴ (بترتیب)

۵۶- مائتہ فیض الرسولؐ براؤں شریف بہتی 'یو۔ پی ایڈیا' اکتوبر ۱۹۸۹ء ص: ۱۰
(مضمون: "صبح شب ولادت")

۵۷- مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان (حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی) مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۶ء ص: ۱۲۰-۱۲۱

۵۸- مکتوبات امام ربانی (اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد) دفتر اول 'حصہ پنجم': مدنیہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۸۶ء ص: ۷۲۹

۵۹- ایک دوسرے مقام پر حضرت امام ربانی قدس سرہ نے تصریح فرمائی ہے کہ مولود خوالی اس صورت میں منع ہے جبکہ اس میں کوئی خلاف شرع چیز پائی جائے۔

۶۰- مکتوبات امام ربانی ص: ۷۲۲-۷۲۳

۶۱- شامک ترمذی (امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی) ترجمہ: سید امیر شاہ قادری
ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی ۱۹۸۶ء ص: ۵۹۵

۶۲- شامک ترمذی ص: ۵۹۳-۵۹۵

۶۳- ایضاً ص: ۵۹۵

۶۴- ایضاً ص: ۶۰۱

۶۵- مکتوبات امام ربانی ص: ۷۳۰

۶۶- مسلک مجدد (میاں جمیل احمد شرچپوری) انجمن حزب الرسول شرچپور
ص: ۱۷

۶۷- مسلک مجدد ص: ۱۰

۶۸- المیلاذ فی القرآن (علامہ محمد عالم آسی امرتسری) انجمن خدام الحنفیہ امرتسر ۱۳۵۲ھ ص: ۱۳ بحوالہ مکتوبات جلد سوم ص: ۷۲

۶۹- اثبات المولد والقیام (احمد سعید مجددی دہلوی) ترجمہ محمد رشید مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۸۹۵ء بحوالہ مکتوبات جلد ثالث ص: ۷۲۹-۷۳۰

۷۰- الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (عبدالحق محدث الہ آبادی) مکتبہ میاں صاحب شرچپور ص: ۱۳۱

۷۱- فیصلہ ہفت مسئلہ (حاجی امداد اللہ مناجری) ادارہ اسلامیہ کمالیہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) ص: ۲۷

۷۲- شامک امدادیہ ص: ۹۳

۷۳- فیصلہ ہفت مسئلہ و امداد المشتاق بر اسلامی تقریبات (محمود احمد رضوی) ص: ۲۳

۷۴- "البصیر" جلد اولی اسلامیہ کالج پٹیوٹ "شیلہ نمبر جون تا دسمبر ۱۹۵۷ء" (مضمون: ذکر شیخ محمد عبداللہ) ص: ۳۳

۷۵- سمیل الرشاد مرتبہ سید ممتاز علی لاہور ۱۹۳۸ء ص: ۳۳-۳۵

۷۶- اقبال ریویو جولائی ۱۹۷۸ء مضمون: محمد حنیف شاہ ص: ۷۶-۷۷

۷۷- ایضاً ص: ۷۷

۷۸۔ ایضاً ع: ۸۱

۷۹۔ آثار اقبال، مرتبہ: غلام ونگیر رشید، حیدر آباد دکن ۱۹۳۶ء، پارہ دوم، ص: ۳۰۵-۳۰۹

۸۰۔ اقبال نامہ، حصہ دوم، لاہور ۱۹۵۱ء، ص: ۹۳-۹۴

۸۱۔ اس موضوع پر مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو: میلاد شریف اور غلام اقبال مصطفیٰ سید نور محمد قادری مطبوعہ مجلس خدام اسلام، لاہور

۸۲۔ فتاویٰ مظہری (مفتی محمد مظہر اللہ) ص: ۳۳۵-۳۳۶

۸۳۔ اشاعت العنبریہ من خیر مولد البریہ (غلام محمد صدیق حسن خان بھولی) ص: ۵

۸۴۔ اشباب الاقب (مولانا حسین احمد مدنی) ص: ۶۷

۸۵۔ جیسا کہ متن میں ہے۔

۸۶۔ مسئلہ میلاد شریف ڈاکٹر الف۔ دہ نیم مکتبہ نظامیہ سہیلوال ۱۹۸۵ء ص: ۳۵

۸۷۔ میلاد النبی (مجموعہ خطبات) مولانا اشرف علی تھانوی جیلی کتب خانہ لاہور ص: ۱۳۰-۱۳۱

۸۸۔ نشر الیب (مولانا اشرف علی تھانوی) مطبوعہ تاج پبلیشنگ کمپنی، کراچی ص: ۳۰۷

۸۹۔ فتاویٰ عبدالحی (مولانا عبدالحی کھٹک) ج ۲ ص: ۲۸۳

۹۰۔ تقریر برائے براہ ساطعہ ص: ۳۰۸

۹۱۔ تاریخ حبیب اللہ (مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی) ص: ۱۵

۹۲۔ تقریر برائے براہ ساطعہ ص: ۳۳۳-۳۳۵

۹۳۔ ماہنامہ "فیض الرسول" براہ شریف ضلع سدھار تھانہ، یو۔ پی۔ دسمبر ۱۹۸۹ء ص: ۲۲ (مضمون نگار: سید علیم اشرف)

۹۵۔ میلاد مصطفیٰ (محمد بن علوی المالکی الحنفی) مترجم دوست محمد شاکر سیالوی، شرکت

خفہ سچ، لاہور ۱۳۰۳ھ ص: ۷ تا ۲۸ متفرق صفحات

۹۶۔ سیارہ دانش، لاہور۔ نومبر ۱۹۷۳ء رسول نمبر جلد ۲ ص: ۳۶۰-۳۶۱ (بشن میلاد النبی مضمون نگار: مولانا حسن ثقی ندوی)

۹۷۔ میلاد النبی (مرتبہ رشید محمود) حصہ اول ص: ۸۵-۸۶ (مضمون: پیغام میلاد)

۹۸۔ برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑوی) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۹ء ص: ۳

۹۹۔ ضیاء النبی (پیر محمد کرم شاہ) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۳۱۳ھ جلد دوم، ص: ۵۷ تا ۵۷

۱۰۰۔ السیرۃ الخلیہ ص: ۶۰-۵۹ جلد اول

۱۰۱۔ الروض الائق جلد اول ص: ۱۸۳

۱۰۲۔ محمد رسول اللہ لایزالیم عروج جلد اول ص: ۱۰۲

۱۰۳۔ السیرۃ الخلیہ جلد اول ص: ۸۰

۱۰۴۔ تلمسان الجزائر کا ایک شر ہے جو وہاں کی مشہور غلہ منڈی ہے (المنجد)

۱۰۵۔ شرح مسلم الامام النووی ص: ۲۸۵

۱۰۶۔ تہذیب الاسماء ص: ۲۳

۱۰۷۔ الروض الائق جلد ۱ ص: ۱۸۱

۱۰۸۔ السیرۃ النبویہ زینی وطان، جلد ۱ ص: ۳۷-۳۸

۱۰۹۔ مدارج النبوة جلد ۱ ص: ۲

۱۱۰۔ اشعۃ المعانی ص: ۴۷

۱۱۱۔ سورۃ مائدہ ۱۵

۱۱۲۔ سورۃ احزاب ۵۶-۵۷-۵۸ سورۃ بقرہ ۱۵۸

۱۱۳۔ سورۃ حج ۳۲

۱۱۵۔ تفسیر خازن و مدارک

۱۱۶۔ سورۃ مریم: ۵

۱۱۷۔ ابن اثیر اسد الغلابہ ج ۱ ص ۲۱۵-۲۲

۱۱۸۔ سورۃ آل عمران: ۱۶

۱۱۹۔ سورۃ یونس: ۵۸

۱۲۰۔ ترمذی شریف جلد ۲ ص ۲۰۴

۱۲۱۔ زرقاتی ج ۱ ص ۲۷

۱۲۲۔ ابن کثیر میلاد مصطفیٰ ص ۳۹-۳۰

۱۲۳۔ بخاری شریف جلد ۱ ص ۶۵

۱۲۴۔ اقامت القیامت ص ۴۴

۱۲۵۔ قرۃ الناطق ص ۱۱

۱۲۶۔ الدر الشمین ص ۸

۱۲۷۔ موطا امام محمد ص ۱۰۳

۱۲۸۔ مسلم شریف ج ۳ ص ۷۸

۱۲۹۔ عیدوں کی عید (پروفیسر اکرم مسعود احمد) ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور ۱۹۹۳ء

ص ۳۳۲ (بالترتیب)

۱۳۰۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (علامہ مفتی محمد خان قادری) جامعہ نظامیہ

رضویہ لاہور ۱۹۹۳ء ص ۳-۴

۱۳۱۔ میلاد النبیؐ (مرتبہ رشید محمود) ایوان نعت لاہور ۱۹۸۸ء حصہ سوئم ص ۱۰۰-۱۰۱

(مضمون: میلاد النبیؐ کا فلسفہ)

۱۳۲۔ اثبات المولد والقیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی) مترجمہ مولانا محمد رشید

نقشبندی، مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۵ء ص ۱۰-۱۱

۱۳۳۔ ماہنامہ "نور اسلام" شریپور اکتوبر ۱۹۹۰ء ص ۱۱ (مضمون: بارہ ربیع الاول ۱۲ م

مید کیوں ہے) مضمون نگار: علامہ محمد فیض احمد اولیٰ رضوی

۱۳۵۔ احسن الفتاویٰ جلد ۱ ص ۳۷

۱۳۶۔ اثبات المیلاد (محمد شہزاد ملک مجددی) رضا لاہوری جامع مسجد حنفیہ

غوثیہ ۳۳۔ نسبت روڈ لاہور ص ۳۳-۳۴ (بالترتیب)

۱۳۸۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۹۵ء ص ۸۸

۱۳۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۹۵ء ص ۸۹-۹۰

تمت بالیہ

ایک تاریخ - ایک ناول

صاحب طرز ادیب جناب اسلم راہی ایم اے کا شاہکار ناول

ایلیکا

ISBN 969-38-0501-9	200-00	قیمت حصہ اول
ISBN 969-38-0189-x	200-00	قیمت حصہ دوم
ISBN 969-38-0196-6	250-00	قیمت حصہ سوم
ISBN 969-38-0206-3	200-00	قیمت حصہ چارم
ISBN 969-38-0247-0	250-00	قیمت حصہ پنجم
ISBN 969-38-0266-7	250-00	قیمت حصہ ششم
ISBN 969-38-319-1	275-00	قیمت حصہ ہفتم

بڑا سائز سفید کاغذ مضبوط جلد (5000) پانچ ہزار سے زائد صفحات اپنے آرڈر سے جلد
از جلد مطلع فرمائیے۔

مکتبہ القریش اردو بازار ○ لاہور